جامعہ مدنیہ لاہور کا ترجمان

علمی دینی اور اصلاحی مجلہ

انوارِ مدینہ

لاہور

رجسٹرڈ

بیاد

عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ

بانی جامعہ مدنیہ

جمادی الاولیٰ
سنہ ۱۴۲۱ھ

اگست
سنہ ۲۰۰۰ء

جامعہ مدنیہ (جدید) و مسجد حامدؒ
کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے

بانی جامعہ حضرت اقدس مولانا سید حامد میاںؒ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لئے محمد آباد موضع پاجیاں (لاہور رائے ونڈ روڈ نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلبِ سڑک جامعہ اور خانقاہ کے لئے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۰ء میں خرید کیا تھا۔

الحمد للہ حضرت اقدس مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ۷ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ ۱۱ جون ۲۰۰۰ء کو اپنے دست مبارک سے ''مسجد حامدؒ'' اور ''جامعہ مدنیہ (جدید)'' کا سنگ بنیاد رکھ کر اسکی باقاعدہ تعمیر کا آغاز کر دیا ہے۔ جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی طرف سے توفیق عطاء کئے گئے اہل خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہو گی۔

اس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجئے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی ترغیب دیجئے، ایک اندازہ کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر پانچ ہزار روپے لاگت آئے گی حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید) وارا کین اور خدام جامعہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

1- سیّد محمود میاں ''بیت الحمد'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور پاکستان

2- سیّد محمود میاں جامعہ مدنیہ (جدید) محمد آباد موضع پاجیاں رائیونڈ روڈ لاہور پاکستان

فون نمبر : - 092 - 42 - 7726702 -092 - 42 - 200577

اکاؤنٹ نمبر 7915-3 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ لاہور

ڈالر اکاؤنٹ نمبر 19 مسلم کمرشل بینک ٹمبر مارکیٹ برانچ لاہور

اشاعتِ خاص　　　　　　　　　سنگِ بنیاد نمبر

ماہنامہ

انوارِ مدینہ

جلد : ۸ 　جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ ـ اگست ۲۰۰۰ء　 شمارہ : ۸

مدیر اعلیٰ

سیّد محمود میاں

مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید) رائیونڈ روڈ لاہور

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ ۱۲ روپے ـ ـ ـ ـ ـ سالانہ ۱۳۰ روپے

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات دبئی 〃 ۵۰ ریال

بھارت، بنگلہ دیش ـ ـ ـ ـ ـ ـ 〃 ۶ امریکی ڈالر

امریکہ افریقہ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ 〃 ۱۶ ڈالر

برطانیہ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ 〃 ۲۰ ڈالر

◯ اس دائرہ میں سُرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ

ماہ . . . سے آپ کی مدتِ خریداری ختم ہوگئی ہے، آئندہ رسالہ

جاری رکھنے کے لیے مبلغ . . . . . ارسال فرمائیں۔

ترسیلِ زر و رابطہ کیلئے دفتر ماہنامہ "انوارِ مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

کوڈ ۵۴۰۰۰ فون 092-42-209677

فیکس نمبر 092-42-7726702

رابطہ : دفتر کراچی

حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہٗ خطیب جامع مسجد سٹی اسٹیشن کراچی۔

انڈیا میں رابطے کے لیے

حضرت مولانا سیّد رشید الدّین صاحب حمیدی مدظلہ العالی، مہتمم مدرسہ شاہی مرادآباد یو۔پی۔انڈیا

سیّد رشید میاں طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ "انوارِ مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور سے شائع کیا۔

اس شمارے میں

حرفِ آغاز ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳

درسِ حدیث ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا سیّد حامد میاںؒ ۔۔۔۔۔ ۵

آغاز جلسہ و کلمات تشکر ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب ۔۔۔۔۔ ۱۱

مختصر تعارف ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا نعیم الدّین صاحب ۔۔۔۔۔ ۱۲

ترجمۂ آیات کریمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳

مدارس کا قیام ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی ۔۔۔۔۔ ۱۴

بانی جامعہ مدنیہؒ (نظم) ۔۔۔۔۔ جناب سلمان گیلانی صاحب ۔۔۔۔۔ ۲۰

دینی مدارس ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۔۔۔۔۔ ۲۲

غیبی اشارہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۹

نصف صدی اور اخلاص کا سفر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰

جامعہ مدنیہ (جدید) کے تصویری مناظر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۳

جھلکیاں لمحہ بلمحہ ۔۔۔۔۔ مولوی محمد قاسم امین صاحب ۔۔۔۔۔ ۴۱

شرکت فرمانے والے عُلماء و صلحا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷

حضرت اقدسؒ کا باطنی مقام اور حضرت شیخ الاسلامؒ کی شہادت ۔۔۔۔۔ ۴۹

حضرت لاہوریؒ کی نظر میں حضرت بانیٔ جامعہؒ کا مقام ۔۔۔۔۔ ۵۰

حضرت حکیم الاسلامؒ کا والانامہ بنام حضرت بانیٔ جامعہؒ ۔۔۔۔۔ ۵۱

حضرت مفتی محمود صاحبؒ کا والانامہ بنام حضرت بانیٔ جامعہؒ ۔۔۔۔۔ ۵۳

حضرت شیخ الحدیثؒ کا والانامہ بنام حضرت بانیٔ جامعہؒ و بنام سیّد محمود میاں ۔۔۔۔۔ ۵۵

رائے گرامی امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی مدظلہم ۔۔۔۔۔ ۵۶

رائے گرامی قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم ۔۔۔۔۔ ۵۷

رائے گرامی شیخ المشائخ حضرت سیّد انور حسین نفیس شاہ صاحب مدظلہم ۔۔۔۔۔ ۵۹

حضرت لاہوریؒ و حضرت مدنیؒ ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ ۔۔۔۔۔ ۶۱

بزمِ قارئین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶۶

شجرۂ مبارکہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶۹

ماسٹر پلان جامعہ مدنیہ (جدید) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

بروز اتوار ۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ ۱۱ جون ۲۰۰۰ء بحمداللہ جامعہ مدنیہ (جدید) کی تعمیر کا آغاز "مسجد حامدؒ" کے سنگِ بُنیاد سے ہو چکا ہے اس روحانی اور تاریخی تقریب میں شرکت کے لیے ہندوستان سے امیرالہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی دامت برکاتہم خاص طور پر تشریف لائے۔ اور "مسجد حامدؒ" کا سنگِ بُنیاد رکھا اس موقع پر حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر بہت سے اہلِ اللہ اور عُلماء کرام اور عوام النّاس کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بانیٔ جامعہ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ اتنا بڑا جامعہ قائم کیا جائے جس میں چار پانچ ہزار طلباء اور طالبات رہ کر تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس مقصدِ نیک کے لیے حضرت اقدسؒ نے ۱۹۸۰ء میں جامعہ مدنیہ (جدید) اور خانقاہ کے لیے تقریباً 24 ایکڑ رقبہ خرید کیا مگر حضرت اقدسؒ کی زندگی نے وفا نہ کی اور ۱۹۸۸ء میں آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے مگر آج اُن کی وفات کے بارہ برس بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت کی دُعاؤں کے صدقہ آج وہ یوم سعید دیکھنا نصیب کیا کہ حضرتؒ کی خواہش کے مطابق جامعہ کا سنگِ بُنیاد رکھا گیا تاکہ رہتی دُنیا یہاں پر اللہ کے اُتارے ہُوئے قانون کی تعلیم دی جاتی رہے اور عُلماء صالحین کی جماعتیں تیار ہو کر ہر سو قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند کریں۔

عُلماء صالحین کا وجود اُمّت کے لیے بہت بڑی نعمت ہے جو ہر اچھے بُرے موقع پر اُمّت کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ عُلماء صالحین کے وجود کا تسلسل دینی مدارس کے طفیل ہے۔ دینی مدارس کی اہمیت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ ان کی اہمیّت ہمیشہ سے مسلّم چلی آرہی ہے وہ علم جو نبی علیہ السّلام کے سینہ مُبارک سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سینوں میں منتقل ہُوا۔ اس علم کو چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اس کی اصلی حالت میں زندہ رکھنے کا سہرا صرف اور صرف دینی مدارس کے سر ہے۔ عُلماء اور طلباء کی قربانیوں کے نتیجہ میں عالمی، بالخصوص ایشیاء کی سطح پر چند سالوں میں جو تبدیلیاں رُونما ہُوئی ہیں اُس نے عالمِ کُفر کو بوکھلا کر رکھ دیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی آنکھ میں سب سے زیادہ کھٹکنے والی چیز اس وقت دینی مدارس کا وجود ہے اُن کو ختم کرنا یا بے اثر کر دینا فی الوقت اُن کی بڑی ترجیحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ان کی حفاظت فرمائے۔

بانیٔ جامعہ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کے مطابق جامعہ جدید انشاء اللہ مستقبل میں ایک بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی کی شکل اختیار کرے گا جس میں قرآن حدیث و فقہ کے ساتھ عصری علوم اور کمپیوٹر تعلیم کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ اس کے دار الاقامۃ یعنی ہاسٹل میں چار سے پانچ ہزار تک طلباء کے رہنے کی گنجائش ہوگی۔ اس لیے ابتداء ہی سے وسیع و عریض مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی طرف سے توفیق عطا کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اس کے فیض کو تاقیامت جاری وساری رکھے اس کے بانی اور معاونین کو دُنیا و آخرت میں اپنے شایانِ شان اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درس حدیث

حضرت عمرؓ حق گوئی غلاموں کیساتھ حُسنِ سلوک اور انکو کثرت سے آزاد کرنا
حضرت انسؓ اور غلام اہل بیت اور غلام
حضرت ابن عمرؓ اور غلام، حضرت عائشہؓ اور غلام

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۸ سائیڈ اے ۸۳-۱۲-۹

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسّلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّدؐ وآلہ واصحابہ اجمعین

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں یہ اوصاف ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ میں یہ اوصاف ہیں ان کے متعلق فرمایا کہ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ اِنْ کَانَ مُرًّا اللہ تعالیٰ عمر کے ساتھ اپنی رحمت شاملِ حال رکھے یہ حق ہی کہتے ہیں چاہے وہ تلخ ہو اور حق بات ویسے بھی تلخ ہوتی ہے اَلْحَقُّ مُرٌّ اس لیے آدمی کو زبان سے کہتے ہوئے بھی تامّل ہوتا ہے کہ مَیں یہ بات کہوں گا تو ناگوار گزرے گی بُری معلوم ہوگی، تو رُک جاتا ہے آدمی تو حق کہنے کا حکم تو آیا ہی ہے امر بالمعروف نہی عن المنکر کا اچھائی کا حکم دینا اور اس کی تلقین کرنا بُرائی سے روکنا یہ تو آیا ہی آیا ہے مگر اس میں بتادیا گیا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ حکمت کے ساتھ بلاؤ اللہ کی طرف اللہ کے راستے کی طرف وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اچھے انداز سے نصیحت کرتے ہوئے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ جوابی کارروائی کرو لڑنے والوں کے ساتھ تو اچھے انداز میں کرو نتیجہ یہ نکلے فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ جس میں عداوت ہوگی تو وہ بدل کر ایسے ہوجائے گا کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ جیسے وہ گرمجوش ساتھی ہو۔

بلند اخلاقی کا اثر لازماً ہوتا ہے

یہ بلند اخلاقی جو ہے اِس کا لازماً اثر ہوتا ہے دوسرے پر، آخر دوسرا بھی انسان ہی ہے تو بلند اخلاقی سکھائی گئی ہے

حق و باطل کہنے سے رکنا اخلاق میں شامل نہیں ہے

مگر اخلاق کے اندر یہ بات شامل نہیں ہے کہ آدمی حق اور باطل کہنے سے بھی رک جائے یہ اخلاقیات میں نہیں ہے۔

ایک نکتہ اور مبلّغ کی بلند اخلاقی

بلکہ اخلاق میں یہ بات داخل ہے کہ حق جو کڑوی چیز ہے اُس کو مزید کڑوے انداز میں نہ کہے، اس انداز میں پیش کرو کہ جو قبول کیا جائے۔ کیونکہ حق تو خود ہی کڑوا ہے اور اُسے پیش کرنے والا اگر بہت کڑوے مزاج کا ہو یا انداز اُس کے پیش کرنے کا بہت تلخ ہو تو پھر وہ بات مفید نہیں رہے گی اس لیے اس کو باقاعدہ سوچ کر اور بہتر انداز میں کرنا چاہیے تاکہ وہ قبول کیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بس یہ بات رہی اور بھی کہ وہ فوراً بتلاتے رہے کہ یہ ٹھیک ہے یہ غلط ہے اس سے رُک جاؤ اس سے بچ جاؤ اسے کر لو ایسے کر لو روک ٹوک کرتے رہتے تھے بہت زیادہ۔

حضرت عمرؓ کی حضرت انسؓ کو تنبیہ

حضرت سیرینؒ کی غلامی اور آزادی

محمد ابن سیرینؒ آپ نام سُنتے ہیں جو امام تھے فنِ تعبیر کے ان کے والد (حضرت سیرینؒ) قید ہو کر آئے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں، عین التمر جو عراق کا حصّہ ہے وہاں سے مدینہ منوّرہ میں جب تقسیم کی گئی تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حصّے میں آئے، اب وہ نیک بھی تھے اور سمجھدار بھی تھے اور باصلاحیّت تھے ایک تو یہ ہوتا ہے کہ آدمی کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ نہ وہ باغبانی کر سکتا ہے، نہ وہ تجارت کر سکتا ہے نہ کوئی اور کام کر سکتا ہے بس یہ ہے کہ تھوڑا بہت کام کر لیا۔

اس طرح کا آدمی اگر کوئی ہو تو وہ اور بات ہے مگر بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں بہت بہت صلاحیتیں ہوتی ہیں اور وہ نمایاں ہوتی ہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سیرینؒ نے کہا کہ مجھے آپ آزاد کر دیجیے اور آزاد کریں اس طریقہ پر کہ مَیں اپنی قیمت جو مارکیٹ ریٹ سے ہے وہ آپ کو کما کر دے دوں گا (اس کو اصطلاح میں مکاتبت کہتے ہیں)

لہٰذا جو قیمت بنتی ہے آپ لگائیں اُنھوں نے کہا کہ نہیں میں نہیں کرتا، تھے وہ اچھے آدمی، تھے وہ نیک۔

غلام کا حاکمِ وقت کے دربار میں جاکر بلاجھجک اپنے آقا کی شکایت کرنا

تو اُنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر شکایت کردی، یہ بھی کہیں نہیں ملے گا آپ کو کہ ایک غلام ہو اور وہ سب سے بڑے حکمران کے پاس پہنچے اور جاکر شکایتیں لگائے (اپنے آقا کی بلا کسی معقول وجہ کے)

حضرت انس رضؓ کی طلبی اور حضرت عمرؓ کی ترغیب

تو اُنھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بلالیا، اور اُنھوں نے کہا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیوں نہیں کرتے آزاد؟ تو اُنھوں نے منع کیا کہ میں نہیں کرنا چاہتا اُن کو مکاتب نہیں بنانا چاہتا یعنی قیمت لگاکر قیمت وصول کرکے آزاد کردوں یہ میری طبیعت نہیں مانتی میں نہیں چاہتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دُرّہ اُٹھایا۔ چھوٹا کوڑا۔ اور حضرت انس رضؓ سے کہا کہ کرو ایساً کاتبہ" لگاؤ اس کی قیمت اور قرآن پاک کی آیت پڑھی کاتبوھم ان علمتم فیھم خیراً، اگر ان میں بھلائی نظر آئے کوئی بہترائی نظر آئے تو ان سے مکاتبت کرلو، قیمت لے لو اور پھر چھوڑ دو یعنی چھوڑنے کی طرف اسلام میں بہت ترغیب دلائی گئی ہے۔ کیونکہ بعض غلاموں میں صلاحیّتیں بہت ہوتی ہیں جب پڑھ لکھ جائے کچھ ہوجائے پھر وہ مینیجر بن سکتا ہے کارخانہ کا۔

غلام اپنی حیثیّت سے خود فائدہ اُٹھائے یہ زیادہ بہتر ہے

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ذہن میں اس طرح کی چیز ہوگی کہ وہ اس طرح فائدہ اُٹھاتے رہیں اسی کی صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اُس کو اپنی صلاحیتوں سے خود فائدہ اُٹھانے دو تو فرمایا

فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا

اہلِ بیت اور غلام

علی زین العابدینؒ کے پاس ایک غلام تھا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ عبداللہ بن جعفر دس ہزار اس کی قیمت لگارہے تھے جو بہت زیادہ تھی۔ حضرت زین العابدینؒ کو کسی نے یہ حدیث سُنائی کہ جو غلام کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنّم کی آگ سے آزاد فرمادیتا ہے

تو انہوں نے اُس غلام کو جو سب سے قیمتی تھا فوراً آزاد کر دیا۔ اب اس طرح کی ترغیبات مذہبی بھی ہیں اور اخلاقی (انسانی) بھی ہیں اُصولی بھی ہیں یہ سب قسم کی ترغیبات یہاں پائی جارہی ہیں۔

آزادی کی بُنیاد صرف مذہبی نہیں بلکہ اخلاقی بھی ہے

مذہبی تو یہ ہوگئی کہ اگر کوئی مُسلمان ہے تو چلو مذہبی طور پر کچھ امداد ہوگئی اُس کی اور وہ آزاد ہوگیا لیکن اخلاقی طور پر انسانیت کے اعتبار سے بعض چیزوں میں جو آزاد کرنا پڑتا ہے (بطور کفارہ کے) تو اُس میں یہ نہیں ہے کہ مسلمان ہی ہو غلام تو آزاد ہو، غیر مسلم کو آزاد کر دیں تو وہ بھی کفارہ ادا ہوجائے گا تو یہ انسانیت اور اخلاقی لحاظ سے ہُوا

اسلام کی طرح کسی دوسرے مذہب میں غلام آزاد کرنے کی ترغیب نہیں دی گئی

تو یہ جو غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی ہے اسلام نے یہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے اور نہ ہی دوسری کسی قوم میں یہ جذبہ تھا کہ چلو مذہب نہیں تھا تو جو حکمران قومیں تھیں اُن میں یہ رواج پایا جاتا ہو، تاریخ میں کہیں ایسا نہیں ملتا صرف اسلام نے اتنی زیادہ ترغیب دی ہے وہ امامت بھی کرا سکتا ہے وہ تعلیم حاصل کر سکتا ہے اور بہت بڑے بڑے عالم گزرے ہیں اُن کی کتابیں ہیں باقاعدہ ان کا نام ہے۔

ماں باپ بھی ایسا نہیں کر سکتے

اور اگر ماں باپ کسی کو بیچ دیں بچّے کو یا بچّی کو تو وہ غلام ہو جائے گا یا نہیں؟ تو وہ غلام نہیں ہوگا چاہے وہ بیچنے کا دعوی کریں۔ دعوی کرتے ہوں کہ ہم نے بیچ دیا علی الاعلان کرتے ہیں، گواہ بنالیں تحریر ہو جائے پھر بھی اگر وہ لڑکی ہو تو باندی نہیں بنے گی اور حدیث شریف میں ممانعت آگئی ہے کہ لوگوں کو اغوا کر کے جاکر بیچنے کی غلام بنانے کی، شدید اس پر وعید آئی ہے، بہت ہی شدید وعید ہے۔

غلاموں کا کاروبار کرنے والی ایجنسیاں بند ہوگئیں

اسلام کے پھیلنے کے بعد جو سوڈانیوں کو لاتے تھے وہاں سے خرید کر اور لاکر یہاں بیچا کرتے تھے عرب اور دوسری جگہوں پر ایسی ایجنسیاں تھیں جو یہ کام کرتی رہتی تھیں تو وہ ایجنسیاں ساری بند ہوگئیں اور غلام اُس طرح نہیں بنے (جس طرح کافر لوگ بناتے تھے)

جنگی قیدی، غلامی، عالمی رواج تھا

ہاں البتہ جنگی قیدیوں کا معاملہ ہر دو طرف سے یہی ہے اگر خدانخواستہ ہمارے لوگ قید ہو جائیں تو اُن کے ساتھ وہ لوگ یہ کرتے تھے اور اُن کے لوگ قید ہو جائیں ہمارے یہاں تو پھر ہمیں اجازت تھی کہ ہم اُنھیں غلام بنالیں اور لڑکیوں کو باندی بنالیں، یہ اُس زمانے کا پُوری دُنیا کا رواج تھا کوئی خالی اسلام ہی کا نہیں پُوری دُنیا کا رواج تھا۔

غلامی کو اسلام نے قائم رکھا مگر آزاد کرنے کی ترغیب دی

اسلام نے اِس کو قائم رکھا ہے اور فضیلت بتادی ہے کہ آزاد کر دو تو اجر اور کچھ چیزیں ایسی بتا دیں کہ اگر عبادت کے دوران فلاں چیز ہو جائے تو اُس میں آزاد کر دو فلاں چیز ہو جائے تو اُس میں آزاد کر دو کوئی ظہار کرلے تو اُس کا کفارہ ہے قتلِ خطأ ہو جائے تو اُس کا کفارہ ہے قسم کھا کر توڑ دے تو اُس کا کفارہ ہے بہت قسم کے کفاروں میں غلام کی آزادی رکھ دی اور غلام کے آزاد کرنے پر یہ بتا دیا کہ جب کوئی آزاد کرتا ہے اپنے غلام کو تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنّم سے آزاد کر دیتا ہے، یہ فضیلت ہے اور بہت کچھ بتادیا۔

اسلام سے پہلے غلاموں کے ساتھ رویہ اور اسلام

پھر غلام کے ساتھ (کفّار) زیادتیاں کیا کرتے تھے، اُن کو انسانیت سے خارج سمجھتے تھے اُن کو جانور کے درجہ میں رکھتے تھے اسلام نے منع کر دیا کہ ایسے نہیں بلکہ جو تم کھاتے ہو اُس میں سے کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اُسے بھی پہناؤ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ جیسا جوڑا اُن کا تھا ویسا ہی غلام کا تھا۔ یہ بات دُنیا میں اسلام کے سوا کہیں نہیں ملے گی۔ یہ اسلام نے بلندی دی ہے غلام کو اسلام سے پہلے دُنیا میں یہ دستور نہیں تھا اُس دَور میں اُس کے بعد کے دَوروں میں یہ نہیں ملے گا کہ غلام کو اس طرح رکھنا سکھایا ہو جیسے کہ شریعت نے بتلایا ہے کہ جو تم کھاتے ہو وہ اسے کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو وہ اُسے پہناؤ ایسا تو ملازموں کے ساتھ بھی نہیں کرتا آدمی جو اسلام نے غلام کے لیے بتلادیا اور اگر آزاد کر دے تو اجر ہے اور اگر کسی کے پاس باندی ہے تو وہ اسے لکھائے پڑھائے تعلیم دے مذہبی اور پھر اُس کے بعد اُسے آزاد کر دے۔

سب سے پہلے اسلام نے باندی سے شادی کی ترغیب دی

پھر اُس سے شادی کرلے تو گویا اُس نے اپنے خاندان کا فرد بنا لیا اُس کو تو اُس کو ڈبل اجر ملے گا۔ یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے بخاری شریف کے بالکل شروع ہی میں آتا ہے، علم کی فضیلتوں میں آتا ہے عَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا اُس باندی کو پڑھائے اور اچھی طرح پڑھائے اور اُس کو ادب سکھائے اور اچھی طرح ادب سکھائے ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا پھر آزاد کردے اور اُس سے شادی کرلے اور شادی تو آدمی برادری میں کیا کرتا ہے اور وہ تو پتہ نہیں کون تھی چوڑی تھی چمار تھی بھنگن تھی کون تھی اور وہ آئی یہاں پر قید ہوکر اور اُس کے بعد مسلمان ہوئی اُسے گھر کا فرد بنا لیا اُس نے، تو اسلام نے یہ بھی طریقے نکال دیئے یہ دُنیا میں سب سے پہلی چیز ہے جو اسلام نے دی غلاموں کو سربلندی بخشی اور اُن کی نجات کے راستے نکالے ہیں

آزادی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

اور کتنے کتنے لوگ ہیں جنھوں نے ساٹھ ساٹھ ستر ستر غلام آزاد کیے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما وہ ہر غلام کو آزاد کر دیتے تھے جو نماز زیادہ پڑھتا تھا، جو نماز زیادہ پڑھتا تھا اُسے آزاد کر دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کو دھوکا دینے کے لیے کرتے ہیں، اُنھوں نے کہا کہ ہم تو خود جان کے دھوکے میں آتے ہیں جو خدا کا نام لے کر ہمیں دھوکا دیتا ہے تو ہم خود جان کے دھوکا میں آتے ہیں یہ نہیں کہ ہمیں دھوکا دے رہا ہے اور ہم دھوکا کھا رہے ہیں ایسی بات نہیں ہے، سمجھتے ہیں ہم یہ بات مگر آزاد کرنا بہتر لگتا ہے۔

آزادی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو غلام آتا تھا آزاد کر دیتی تھیں

حق کے ساتھ روک ٹوک بھی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات چل رہی تھی وہ حق تو فرماتے ہی تھے روک ٹوک بھی کرتے تھے، دیکھ بھال بھی کرتے تھے اور دیکھ بھال یا روک ٹوک کبھی تو مؤثر ہوتی تھی اور کبھی نہیں، یعنی کبھی تو مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کی، مؤثر ہوگئی کبھی اور کبھی نہیں ہوئی، کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بات مانی کبھی نہیں مانی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں بھی اسی طرح،

(بقیہ بر صفحہ ۲۸)

آغاز جلسہ و کلماتِ تشکّر

حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس تقریب کی کارروائی باقاعدہ شروع ہوتی ہے تلاوتِ کلام پاک سے اس کا آغاز ہوگا۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب مدظلہ العالی فرمائیں گے۔

اور اس کے مہمان خصوصی ہم سب کے محترم اور مکرم حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہوں گے اور وہ اس موقع پر مسجد حامد کا سنگِ بنیاد رکھیں گے۔ ہم حضرت کے خاص طور پر اور حضرت خواجہ خان محمدؒ صاحب اور دیگر بزرگوں کے اور آپ سب کے شکرگزار ہیں کہ اس سخت موسم میں دُور دراز سے سفر کرکر آپ حضرات تشریف لائے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس پر بہت بہت اجرِ عظیم عطا فرمائے بالخصوص حضرت اقدس دامت برکاتہم کو کہ اس پیرانہ سالی میں اتنی دُور سے سفر فرماکر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے سائے کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے اور ہم سب سے دین کا کام لے اور اسے قبول فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

مختصر تعارف

حضرت مولانا نعیم الدین صاحب اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسّلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین
بزرگان محترم معزز حاضرین! دو تین منٹ میں صرف آپ کے سامنے یہ جو مسجد حامد ہے اور جامعہ مدنیہ جدید ہے اس کا تعارف پیش کرنا ہے آپ حضرات کے علم میں یہ بخوبی ہوگا کہ ہمارے شیخ مکرم حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شیخ الاسلام شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں وہ ہندوستان سے پاکستان تشریف لائے انھوں نے پہلے یہاں پہ آکر جامعہ مدنیہ کی بُنیاد رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مدرسہ کو بار آور کیا اور ہزاروں کی تعداد میں وہاں سے عُلماء اور طلباء فارغ التحصیل ہوکر نکلے۔ حضرت کی دلی خواہش تھی کہ یہاں پر کام تو نہایت محدود ہے اس کام کو وسعت دی جائے اور بڑے پیمانے پہ یہ کام کیا جائے اس کے لیے حضرت نے ۱۹۸۰ء میں اس مقام پر بہت بڑی جگہ خریدی۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ یہاں پر اتنا بڑا مدرسہ بنایا جائے جس میں کم ازکم پانچ چھ ہزار طلباء رہ سکیں اور علمِ دین حاصل کرسکیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس کے لیے جدّوجہد کرتے رہے اور آپ کی جدّوجہد کا اور آپ کی دِلی خواہش کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں اللہ تعالیٰ سے آپ نے دُعائیں بھی کیں۔

اور جبل احد سے ایک پتھّر آپ نے اُٹھایا اس وقت شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے اُن کی خدمت میں وہ پتھّر لے گئے ان سے اس پہ دم کروایا اور اس پہ یہ تحریر لکھ کر رکھ دیا کہ جب میں بڑے پیمانے پہ مدرسہ بناؤں گا تو اس کی بُنیاد میں یہ مُبارک پتھّر رکھوں گا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے ہم کو نوازے ہماری خوش بختی ہے کہ وہ پتھّر اب بھی محفوظ ہے حضرت کی تحریر کے ساتھ۔ اور اَب وہ پتھّر ان کی خواہش کے مطابق مسجد حامد کے سنگِ بُنیاد کے موقع پر بُنیاد میں رکھ دیا جائے گا۔ حضرت کی دلی خواہش تھی کہ اتنا بڑا ادارہ مَیں بناؤں آج اس خواہش کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ اسباب فراہم کردیے۔

ہندوستان سے ہمارے محترم، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ـــــ خلف اکبر حضرت مولانا اسعدِ مدنی دامت برکاتہم اسی غرض سے تشریف لائے ہیں وہ سنگِ بُنیاد رکھیں گے۔ یہ تھوڑا سا تعارف تھا جو آپ کے سامنے گوش گزار کرنا تھا اَب تلاوت قرآن مجید ہوگی اور اس کے بعد بیانات ہوں گے۔

ترجمہ آیات کریمہ

اس کے بعد جامعہ مدنیہ کے طالب علم قاری محمد عابد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ سورۃ ابراہیم آیت ۳۵ تا ۴۱، پارہ ۱۳، رکوع ۱۸ آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

"اور جس وقت کہا ابراہیم نے اے رَب کر دے اس شہر کو امن والا اور دُور رکھ مجھ کو اور میری اولاد کو اس بات سے کہ ہم پوجیں مورتوں کو ٥ اے رب اُنھوں نے گمراہ کیا بہت لوگوں کو سو جس نے پیروی کی میری سو وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو تو بخشنے والا مہربان ہے ٥ اے رب مَیں نے بسایا ہے اپنی ایک اولاد (اسمٰعیل علیہ السّلام) کو میدان میں کہ جہاں کھیتی نہیں (چٹیل میدان ہے) تیرے محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ (یہ لوگ) قائم رکھیں نماز کو تو کر دے بعضے لوگوں کے دل کہ مائل ہوں اُن کی طرف اور روزی دے اُن کو میووں سے شاید وہ شکر کریں ٥ اے رب ہمارے تو تو جانتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں چھپا کر اور جو کچھ کرتے ہیں دکھا کر اور مخفی نہیں اللہ پر کوئی چیز زمین میں نہ آسمان میں ٥ شکر ہے اللہ کا جس نے بخشا مجھ کو اتنی بڑی عمر میں اسمٰعیل اور اسحٰق بے شک میرا رب سُنتا ہے دُعا کو ٥ اے میرے رَب کر مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی (کہ وہ قائم رکھیں نماز کو)، اے رَب میرے اور قبول کر دُعا میری ٥ اے ہمارے رَب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب۔"

مدارس کا قیام

اسلامی شعار

جامعہ مدنیہ (جدید) کی تقریب سنگِ بُنیاد کے موقع پر امیر الہند حضرت اقدس مولانا سیّد اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ کا بصیرت افروز خطاب

الحمد للّٰہ، الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئآت اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ و نشھد ان سیّدنا و مولانا محمدا عبدہٗ و رسولہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ و علٰی آلہٖ و صحبہٖ و بارک و سلّم

صدر محترم! بزرگو اور بھائیو!

اللّٰہ تعالیٰ نے یہ سارا عالم اور جو کچھ اس عالم میں پایا جاتا ہے انسانوں کے لیے بنایا ہے۔ اللّٰہ نے انسان کو مخلوقات میں سب سے زیادہ شرافت عطا کی ہے اسی لیے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔

اللّٰہ نے چار قسمیں کھا کر وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ پورے زور سے، قوّت سے فرمایا ہے "لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ" البتہ تحقیق ہم نے

انسان کو سب سے بہتر معیار پر (پیمانے پر) بنایا ہے۔ اللہ نے انسان کو مخدوم اور مافی السموات ومافی الارض جو کچھ زمینوں آسمانوں میں ہے تمام چیزوں کو انسان کا بیگاری خادم بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اے لوگو! تم نے غور نہیں کیا، دھیان نہیں دیا، توجہ نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمینوں آسمانوں میں ہے سب کا سب، یہ چاند، ستارے ہوائیں بادل، پہاڑ تمام ندی نالے دریا سمندر گھاس پات، درخت جانور غرض جو کچھ بھی زمین آسمان میں ہے۔ اللہ کہتا ہے تم نے غور نہیں کیا۔ یہ ہم نے تمہارے لیے مسخر بیگاری خادم بنایا ہے نوکر نہیں بنایا خدمت کرے تنخواہ دی جائے مزدور نہیں بنایا خدمت کرے مزدوری دی جائے۔ غلام نہیں بنایا جو خدمت کے لیے خریدا جاتا تھا اور اُس کو تمام ضرورتیں دینی پڑتی تھیں۔ ان تینوں قسم کے خادموں سے کمتر۔ نیچے درجے کا بے حق مسخر بیگاری پکڑ لاؤ کام لو چھوڑ دو کچھ دینا نہیں یہ سارا عالم انسان کا بیگاری خادم ہے اور انسان پُورے عالم کا مخدوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان گنت انمول انمول نعمتیں دیں کسی ایک نعمت کی قیمت پورا عالم نہیں ہو سکتا اتنی قیمتی قیمتی ان گنت نعمتیں اللہ نے عطا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً اے لوگو تم نے غور نہیں کیا دیکھا نہیں توجّہ نہیں کی، دھیان نہیں دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کھلی ہُوئی اور چھپی ہُوئی ظاہری اور باطنی ان گنت انمول نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ دُنیا میں آنے سے پہلے ماں کے پیٹ میں، دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں اندھا نہیں بنایا سُننے کے لیے کان دیے بہرا نہیں بنایا۔ بولنے کے لیے زبان دی گونگا نہیں بنایا سینکڑوں کاموں کے لیے ہاتھ پاؤں دل دماغ معدہ جگر رگ رگ میں جوڑ جوڑ میں بند بند میں ان گنت نعمتیں عطا فرمائیں ایسی آنکھیں ساری دُنیا دے کر بھی کوئی بڑے سے بڑا آدمی سارے عالم میں کہیں سے نہیں لاسکتا۔ ایسے کان، ایسی زبان، ایسے ہاتھ، ایسے پاؤں جیسے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو عطا فرمائے یہ ساری نعمتیں سارا عالم دے کر اللہ نے انسان کو تھوڑے دن کے لیے دنیا میں بھیجا ہے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے آج تک دُنیا میں جتنے لوگ آئے ہر قسم کے، اور جو یہاں آتا ہے اس کا دل لگ جاتا ہے ایڑی چوٹی کے زور لگاتا ہے کہ جانا نہ پڑے اور رہوں اور رہوں اور رہوں ہمیشہ رہوں نہ جاؤں، لیکن آج تک ایسا کوئی متنفس کوئی آدمی دکھایا ہی نہیں جاسکتا جو آیا ہو اور دُنیا چھوڑ کر نہ گیا ہو، ہمیشہ سے یہی

ہے ہر آدمی کو ایک دن سارا عالم چھوڑ کر دُنیا سے جانا ہے یہ جسم آدمی نہیں ہے یہ موت کے بعد فنا ہو جائے گا۔ گل سڑ کر مٹی میں مل جائے گا۔ خاک ہو جائے گا اور انسان اس جسم سے نکال کر دوسرے عالم میں جس کو آخرت کہتے ہیں بھیج دیا جائے گا ہر آدمی کو مرد عورت بچّہ بوڑھا جوان مومن کافر موت کے بعد آخرت میں جانا ہے اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنا ہے آخرت کی زندگی دُنیا کی طرح سو دو سو برس کی نہیں۔ لاکھوں کروڑوں اربوں برسوں میں وہ زندگی ختم نہیں ہوگی یہ دُنیا کی نعمتیں اس اصلی آخرت کی زندگی کی تیاری کے لیے انسان کو دی گئی ہیں۔ یہاں جو کرے گا وہاں وہ بھرے گا۔ انسان کے ساتھ نہ زمینیں جائیں گی نہ باغات جائیں گے نہ کھیتیاں جائیں گی نہ بلڈنگیں جائیں گی نہ کوٹھیاں جائیں گی نہ بزنس جائے گی نہ انڈسٹری جائے گی نہ بینک بیلنس جائے گا نہ روپیہ نہ پیسہ نہ کرسی نہ اقتدار نہ حکومت ایک چیز صرف انسان کے ساتھ جائے گی وہ اُس کے عمل ہیں۔ اللہ نے فرمایا مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ زندگی میں کبھی کہیں دُنیا کے کسی گوشے میں کتنی ہی دُور کتنے ہی برسوں پہلے اگر کسی آدمی نے ایک ذرہ چھوٹے سے چھوٹا جس سے اور تقسیم ممکن نہ ہو ایک بھی نیکی کا کام کیا بھلائی کا احسان کا اچھائی کا کام کیا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ موت کے بعد اس خیر کو بھلائی کو ہر آدمی دیکھ لے گا اس کے سامنے آجائے گا۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ جو آدمی کبھی بھی کہیں دُنیا کے کسی کونے میں کنیڈا میں امریکہ میں جاپان میں آسٹریلیا میں کہیں بھی دُنیا کے کسی کونے میں کوئی بھی خراب کام شر فساد گناہ حرام چھوٹے سے چھوٹا کرے گا وہ موت کے بعد اس کو دیکھ لے گا۔

تو ایک ہی چیز آدمی کے ساتھ جانے والی ہے اس کے عمل اچھے ہوں گے تو بھی ساتھ جائیں گے اور خراب ہوں گے تو بھی ساتھ جائیں گے۔ اچھے عمل جنّت دلوائیں گے۔ اللہ کی رحمت مغفرت عیش آرام سکھ چین دلوائیں گے اور بُرے عمل جہنّم عذاب مصیبت لعنت، خدا کا غضب، شیر بھیڑیئے اور قسم قسم کی مصیبتیں آگ وغیرہ دلوائیں گے تو اس لیے انسان کی زندگی کا اصل مقصد وہ آخرت کی کامیابی کے لیے جدوجہد ہے اللہ نے اس کے لیے سارا عالم بنایا اور ساری نعمتیں دیں اور دُنیا برتنے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ حرام نہ ہو حلال ہو اور اس کا اجر وثواب بے حد وحساب ہے احادیث بھری ہوئی ہیں وہ سب عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سارا عالم بنا کر اور نعمتیں دے کر انسان کو چند دنوں کے لیے دُنیا میں بھیج کر اپنی مہربانی سے وہ راستہ بتایا ہے جس پر چل کر آخرت کی زندگی بنائی جا سکتی ہے اور وہاں کے عذاب مصیبت بربادی لعنت غضب سے بچا جا سکتا ہے اُسی راستے کو شریعت، دین، اسلام کہا جاتا ہے۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ بے شک وہ راستہ جو کامیابی کا ہے اللہ کے ہاں صرف اسلام ہے ایک ہی راستہ ہے اس پر چلو گے تو کامیاب۔ اس پر نہیں چلو گے دُنیا کی کوئی طاقت اور کوئی شخص کوئی راستہ آخرت میں کامیابی نہیں دلوا سکتا۔ دھوکہ اُٹھاؤ گے برباد ہو جاؤ گے۔ اللہ نے فرمایا

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ——

لوگو کان کھول کے سُن لو کہ اگر کوئی آدمی اسلام کو چھوڑ کر لالچ سے دھوکے سے سوسائٹی سے بری زندگی کی عادت سے خراب عملوں کے رات دن رچ جانے کی وجہ سے کسی وجہ سے بھی کوئی اور راستہ اختیار کرتا ہے وہ کرسچن ہو جائے، یہودی ہو جائے پارسی ہو جائے بدھسٹ ہو جائے.... دھرمی ہو جائے آریا سماجی ہو جائے۔ قادیانی ہو جائے شیعہ ہو جائے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو چھوڑ دے۔ شریعت کو چھوڑ دے کسی قسم کے اور راستے پہ آئے اللہ کہتا ہے لَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ دنیا کی کوئی طاقت اس دوسرے راستے کو مجھ سے نہیں منوا سکتی ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کوئی طاقت دُنیا میں عالم میں ایسی نہیں جو اللہ کو مجبور کرے کہ اس دوسرے راستے کو بھی قبول کرو ہرگز نہیں وَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ وہ نقصان بربادی جہنم میں جائے گا حضور کے طریقے کے علاوہ جتنے طریقے ہیں سب جہنمی ہیں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا تو اس لیے وہ طریقہ جو ایک ہے صرف ایک ہے دوسرا نہیں اور وہ طریقہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ لوگوں کے درمیان میں متعارف ہونا چاہیے۔ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں غمگین آپس میں خاموشی سے باتیں کر رہے تھے۔ حضور نے دیکھا ان کے چہروں سے اندازہ لگایا فرمایا کیا بات ہے کس فکر میں ہو تو اُنھوں نے عرض کیا حضور دُنیا میں سے سب کو جانا ہے ہم یہ پریشان ہیں کہ آپ جائیں گے ہم کیسے زندہ رہیں گے اگر آپ دُنیا سے رُخصت ہوئے ہم کیسے برداشت کریں گے کیا کریں گے دُنیا میں رہ کے تو آپ نے ان کو دلاسہ دیا اور فرمایا اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ میں تم کو بوجھل بھاری بھرکم دو نعمتیں اللہ کی چھوڑ کر جا رہا ہوں کتاب اللہ و سنتی او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم ایک اللہ کا

کلام قرآن کریم کتاب اور دوسرے میرا طریقہ میرا راستہ میری سُنّت لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا ہرگز تم گمراہ نہیں ہوگے برباد نہیں ہوگے جب تک کہ میرے بعد ان کو مضبوط پکڑے رہو گے تو وہ چیز جو گمراہی سے جہنّم سے خدا کے غضب سے اس کی لعنتوں سے اور بربادیوں سے ہمیشہ کے لیے بچا سکتی ہے وہ کتاب اللہ اور سُنّت ہے جب تک مسلمان اس کو پکڑے رہیں گے حضور کے ارشاد کے مطابق گمراہی سے بچیں گے اور آخرت کی کامیابیاں حاصل کریں گے اور جب قرآن کو چھوڑ کر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طریقے کو چھوڑ کر دُنیا مقصد بن جائے۔ غیر اللہ مقصد بن جائے اور دُنیا کے لیے جئیں گے مریں گے اور رات دن دُنیا کے پیچھے ہائے دُنیا ہائے دُنیا چوری کروالو دُنیا کے لیے ڈاکے ڈلوالو دُنیا کے لیے جُھوٹ بلوالو دُنیا کے لیے قتل کروالو دُنیا کے لیے چند ٹکوں کے لیے اسی طرح اور تمام حرام زندگی اس کے بعد اللہ کی رحمت نہیں رہے گی خدا کے راستے سے بھٹک جائیں گے اور جہنّم کے راستے پر پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو لوگوں کی قدر نہیں ہے اللہ کو اپنا دین پیارا ہے جو دین کو نہیں چاہتا اللہ اسے نہیں چاہتا جو دین کا مخالف ہے خدا کی لعنت ہے اس پر اس کا کوئی درجہ اللہ کے ہاں نہیں ہاں کچھ ہو اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے کبھی سرسبز نہیں ہو سکتا دُنیا میں جو چاہے کرلے . . . اس کا مستقر جہنّم ہے۔ خریدی نہیں جاسکتی جنّت۔ کوئی پیر کوئی مولوی کوئی امام کوئی خطیب رشوت لے کر کے جنّت نہیں بیچ سکتا اس کے باپ کی جنّت نہیں وہ بھی رشوت خور جہنّم میں جائے گا اور پیسے سے خریدنے والا وہ بھی جہنّم میں جائے گا سب جھوٹا کاروبار ہو رہا ہے جہنّم بیچنے والے جہنّم خریدنے والے سب دھوکہ دے رہے ہیں۔ اللہ کی مانو ساری دُنیا جھوٹی اللہ سچّا، ساری دنیا جھوٹی اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سچّے بھائیو وہ راستہ جو اللہ نے اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بتایا ہے سارے عالم کے لیے صرف ایک راستہ ہے حضور کے بعد کوئی دوسرا راستہ اللہ کو قبول نہیں اس کی تعلیم و تربیت سکھانے بتانے کے لیے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اقتداء میں مدرسوں کی ضرورت ہے تعلیم کی ضرورت ہے علم کی ضرورت ہے یہ فرض ہے ہر مسلمان مرد و عورت پر يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اللہ نے قرآن میں کہا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں خاندان رشتہ داروں کو جہنّم سے بچاؤ جہنّم سے بچانے کا طریقہ یہی ہے جو دین اسلام ہے، شریعت اور اس کی تعلیم دینے والے مدرسے اس کا ذریعہ ہیں نبی کریم صلّی اللہ

علیہ وسلّم ناقابلِ بیان سارے عالم میں کسی کو کبھی اتنی تکلیفیں نہیں دی گئیں جتنی حضورؐ کو مکّہ میں دی گئیں حضورؐ نے فرمایا لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَلَا یُخَافُ اَحَدٌ لَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَلَا یُؤْذٰی اَحَدٌ اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ آج تک کوئی نہیں ڈرایا گیا اور نہ ہی ڈرایا جائے گا اتنا ستایا گیا ہوں اللہ کے راستے میں کہ آج تک نہ کوئی ستایا گیا اور نہ کوئی ستایا جائے گا جب آخری سازش حضورؐ کے قتل کی کی گئی اور سارے مکّے کے قبیلوں کو اس میں شریک کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ارشاد کیا فرمایا حکم دیا کہ اب ہجرت کر لو مکہ چھوڑ دو ہجرت فرما کر حضورؐ اور آپ ساتھی صحابہ کرام بس اپنا بدن لے لیں کسی کے ساتھ کسی عورت یا مرد کے ساتھ کوئی کپڑا برتن سامان کرنسی زیور مکّے والوں نے نہیں آنے دیا۔ سب کچھ چھین لیا حضورؐ کے پاس اپنی جان لے کر کے لوگ آتے۔ حضورؐ نے اور صحابہ کرامؓ نے اس بے کسی بالکل مفلسی خالی ہاتھ زمین خریدی اور اپنے ہاتھوں سے حضور نے اور صحابہ کرام نے مسجد بنائی اور اس مسجد کے ساتھ مدرسہ بنایا جس کو صُفّہ کہتے ہیں اس لیے مسجد و مدرسہ اسلام کی اساس ہیں اس سے کسی قیمت پر مسلمانوں کو محروم نہیں کیا جا سکتا اور یہ اُصولاً اسلامی شعار میں داخل ہیں اس لیے مدرسہ کا قائم ہونا قائم کرنا یہ شعارِ اسلامی کو زندہ کرنا ہے، یہ وہ چیز ہے جو اسلام کی بُنیاد کو بڑھانے اور ترقّی دینے کے لیے حضور نے مدینہ آکر خالی ہاتھ جب کہ کچھ نہیں تھا تب حضورؐ نے بنایا اس کی اساس رکھی اور مدرسے مسجد کو بنایا ــــــ یہ بھی اسی کی نقل ہے اور حضورؐ نے فرمایا کہ آدمی مرجاتا ہے اس کے اچھے کام بند ہو جاتے ہیں نمازیں پڑھتا تھا اب پڑھنے والا نہیں ہے لہٰذا اس کے تمام رجسٹر لپیٹ کے رکھ دیے جائیں گے۔ روزے رکھتا تھا اب وہ چلا گیا روزے نہیں رکھنے والا ہے لپیٹ کے رکھ دیے جائیں گے اور اسی طرح دوسرے اعمال لیکن ایک نیکی حضورؐ نے فرمایا صدقہ جاریہ وہ ایسا ہے کہ اس کا کھاتہ کھلا رہے گا اور مرنے کے بعد میّت کو قبر میں اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ ان میں مدرسہ اور مسجد ہے اور بھی بھلائی کے کام ہیں لوگوں کے فائدے کے لیکن دین کی بھلائی تمام زندگی کے مقصد کی تکمیل جن چیزوں سے ہوتی ہے وہ مسجد و مدرسہ ہے اس لیے دامے درمے قدمے سخنے اللہ جس کو جو توفیق دے وہ اس میں لگائے گا تو اس کا اجر جب تک وہ چیز رہے گی دُنیا میں اور اس سے کام ہوتا رہے گا قبر میں جانے کے بعد بھی ہو سکتا ہے سینکڑوں سال تک ملتا رہے تو بھائی اس لیے اس مدرسہ میں دامے درمے قدمے سخنے اللہ کے دین کی اشاعت ترقی پڑھنے

(بقیہ بر صـ ۲۸)

جناب سیّد سلمان گیلانی صاحب

بانئ جامعہ مدنیہؒ

حامد[1] میاںؒ کا جامعۂ مدنیہ قدیم
بے شک ہے ایک دینی ادارہ بہت عظیم
حق گو و حق شعار وہ، حق بین و حق شناس
اُس میں تھی اپنے باپ محمد[2] میاںؒ کی باس
پائی تھی اُس نے اُن سے جو میراث علم کی
فکر و عمل کی، زُہد و وَرع خُلق و حِلم کی
اپنے تلامذہ میں بھی بانٹی خوشی کے ساتھ
کی منتقل وہ بیٹوں میں بھی عُمدگی کے ساتھ
اسلام کا وہ شیخ، حُسین[3]ؒ ذی الاحترام
اس شاخ کا وہ پیر، وہ زُہّاد کا امام
رہ کر مدینہ طَیبہ میں مَدَنی لقب ہُوا
"شیخ العجم" جو تھا وہی "شیخ العرب" ہُوا
بخشا شرف یہ طَیبہ میں اُس کے قیام نے
درسِ حدیث دیتا تھا روضے کے سامنے

---

[1] بانئ جامعہ حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ متوفی ۱۳ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ ۳ مارچ ۱۹۸۸ء بروز پنج شنبہ

[2] بانئ جامعہ کے والد ماجد حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ متوفی ۱۶ شوال المکرم ۱۳۹۵ھ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز چہار شنبہ

[3] شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ متوفی ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز پنج شنبہ

میخانۂ علوم کا اُس کے ہے فیض عام
حامد میاںؒ نے خوب پلئے بھر کے اُسکے جام
رکھی بنائے مسجد حامدؒ و جامعہ
اپنے جلو میں لائے ہیں اُمّت کے اتقیاء[۱]
اس شیخ[۲] ابن شیخ کو، ذی اِحتشام کو
حق نے ہزار عظمتیں دیں جس کے نام کو
حق کا ولی ہے، وارثِ دینِ متین ہے
دیوبند ہے "انگوٹھی" یہ اُس کا "نگین" ہے
تعریف مُنہ پہ کرنا نہ ہوتا اگر حرام
کرتا میں اُن کی مدح میں کچھ اور بھی کلام
کرتا ہوں اکتفا میں فقط اتنی بات پر
اللہ کا ہے خاص کرم اُن کی ذات پر
اللہ اِس ادارہ کو قائم رکھے مُدام
کرتا رہے یہ خدمتِ اسلام صُبح و شام
نامِ خدا جہاں میں یہ کرتا رہے بلند
دیوبند کی طرح رہے دُنیا میں ارجمند
لایا ہوں اِس کی نذر کو اشعار کے یہ پھُول
سلمان کی دُعا مرے اللہ کر قبول

---

[۱] ملاحظہ فرمائیں ص۲۴

[۲] حضرت اقدس مولانا سیّد اسعد صاحب مدنی دامت برکاتہم العالیہ

دینی مدارس
حکومتیں اور اہلِ حق

جامعہ مدنیہ (جدید) کی تقریبِ سنگِ بُنیاد کے موقع پر قائدِ جمعیت حضرت مولانا
فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا جرائت مندانہ خطاب

الحمد لِلّٰہ، الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی لا سیما علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی الہٖ وصحبہٖ ومن بھدیہ مھتدی اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا فاصبر لحکم ربک ولا تطع منھم آثما او کفورا صدق اللہ العظیم

حضرت مخدوم مکرم صدر مجلس دامت برکاتہم العالیہ!

مہمان خصوصی امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ!

اکابر عُلمار کرام بزرگانِ ملّت دوستو اور بھائیو!

ہمارے لیے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ آج جہاں حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کی نسبت سے ایک جامع مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جارہا ہے اور اس سلسلہ میں اس مقتدر اور باوقار اجتماع کا اہتمام کیا جارہا ہے ایسے وقت ہم اس پُروقار اجتماع میں اکابر اور اسلاف کے اور بالخصوص حضرت شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے جانشین حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی کو اپنے درمیان موجود پارہے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ پر کہ برِّصغیر کی جغرافیائی تقسیم نے ہمارے درمیان جُدائی پیدا کردی ہے اور یقیناً مادی مملکت جغرافیائی تقسیم کو قبول کرتی ہے لیکن ایک روحانی مملکت بھی ہُوا کرتی ہے جو جغرافیائی تقسیم کو قبول نہیں کیا کرتی۔ برِّصغیر کے عُلماء اور دارالعلوم دیوبند سے نسبت رکھنے والے اہلِ اسلام جغرافیائی طور پر تو ایک دوسرے سے الگ ہوسکتے ہیں لیکن اُن کے بیچ جو روحانی اور علمی رشتے قائم ہیں۔ دُنیا کی کوئی طاقت ان رشتوں میں تقسیم پیدا نہیں کرسکتی ہم اپنے نہایت

معزز اور محترم مہمان کے دِل کی گہرائیوں سے ممنون ہیں کہ اُنھوں نے کمال شفقت فرماتے ہُوئے اس پُر وقار تقریب کو اپنے وجود سے رونق بخشی اور اس طرح روحانی اور علمی اعتبار سے آپ نے ہماری سرپرستی فرمائی ہے۔

برادرانِ محترم! دُنیا میں بہت بڑے بڑے علمی ادارے موجود ہیں اور اس حوالہ سے اُن کا بہت بڑا دعوٰی ہے کہ وہ علم و دانش کے گہوارے ہیں اور وہ لوگ ہمارے ان دینی مدارس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، لیکن اگر حقیقتِ حال کا مطالعہ کیا جائے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ تخلیقِ انسان کا حقیقی مقصد صرف انہی دینی مدارس میں سمجھا جاتا ہے اور یہی وہ ادارے ہیں جس میں کہ انسان اپنی تخلیق کے حقیقی مقصد کا ادراک کرسکتا ہے۔ انسان کی تخلیق پہ اگر نظر ڈالی جائے تمام حیوانات کے مقابلہ میں انسان کو جہاں بہت سی خصوصیتوں سے نوازا گیا ہے وہاں دو خصوصیتیں ایسی ہیں کہ جو انسان کو تمام حیوانات کے مقابلہ میں ممتاز کر دیتی ہیں ایک خصوصیّت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا فرمائی سمجھنے کی یہ قوّت جو انسان کے اندر موجود ہے حیوانات میں نہیں ایسے حیوانات ضرور ہیں کہ جن کا دماغ وزن اور حجم میں انسان کے دماغ سے بڑا ہے لیکن ان میں سمجھنے کی طاقت نہیں اور دوسری خصوصیّت اللہ نے انسان یہ عطا فرمائی کہ اس کی زبان میں قوّت گویائی پیدا کر دی نطق کی قوّت ایک قوّت سے انسان سمجھتا ہے اور دوسری قوّت سے انسان سمجھاتا ہے۔ سمجھنے اور سمجھانے کی یہ دونوں قوّتیں اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کو عطا فرمائیں اَب اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہُوئے اور انسان کی اس خصوصیت کو سامنے رکھتے ہُوئے اگر ہم امرِ واقع کا مطالعہ کریں تو امرِ واقع یہ ہے کہ اللہ رب العلمین نے حضرت انسان کے پاس اپنا پیغام بھیجا، معلوم ہوتا ہے کہ سمجھنے کی قوّت اس لیے عطا کی کہ اللہ کے پیغام کو سمجھ سکے اور پھر انسان اللہ کے اس پیغام پر عمل کرے اور سمجھے اور اس پہ عمل کرنے کا یہ سلسلہ قیامت تک اس صُورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ زبان میں قوّت گویائی ہو اور ایک دوسرے تک اللہ کا پیغام منتقل کرنے کا انتظام موجود ہو۔ اب ان تمام حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد اس بات کا فیصلہ کرنا بڑا آسان ہو جاتا ہے کہ اللہ کے اس پیغام کو سمجھنے اور سمجھانے کی محنت کہاں ہو رہی ہے ہم یہ سمجھتے ہَیں کہ ہمارے اکابر نے اللہ تعالیٰ اُنہیں کروڑ کروڑ رحمتیں نصیب فرمائے اُنھوں نے یہ مدرسے قائم کیے۔ دار العلوم قائم کیے جامعات قائم کیے اور ان جامعات کے اندر اس چیز پر محنت شروع ہُوئی جو چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے انسان کو دی تاکہ اللہ کے اس دین کو سمجھا جائے اور پھر نئی نسل تک اس دین کو منتقل کر دیا جائے یہ محنت ان مدارس میں ہو رہی ہے اور انسان کی حقیقی تخلیق کا مقصد یہیں سمجھا اور سمجھایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ عالمِ کُفر

انہی مدارس کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے ان مدارس کے اس کردار کو ختم کرنے کے درپے ہے اور یہاں تک کہ دُنیا بھر میں مُسلمانوں کے اندر بھی جو مسلمان مغربی ذہنیت سے متأثر ہیں۔ مغرب کی تہذیب سے متأثر ہیں ہمارے وہ مُسلمان بھی مغرب کی ترجمانی کرتے ہوئے ان مدارس دینیہ کے خلاف زہر یلا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں بلکہ آج تو صُورتِ حال یہ ہوگئی کہ امریکہ اور یورپ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ان جامعات اور مدارس کے خلاف زہر افشانی کرنا ضروری ہوگیا ہے اور آپ آئے دن اخبارات میں پڑھتے ہوں گے، کتنی اہم شخصیات ہیں ہمارے ملک کی کہ دینی مدارس کے خلاف روزانہ کی ہرزہ سرائی ان کا ایک رواج بن چکی ہے تاکہ روزانہ کوئی بول تو آقاؤں کو قبول ہو جائے لیکن یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے فضل وکرم سے ان مدارس کی پشت پر جمعیت عُلماء اسلام کی سیاسی قوّت موجود ہے اور ہمیں اپنے اکابر کی طرف سے اگر ایک طرف مدرسہ ملا ہے تو انہی اکابر کی طرف سے ہمیں جمعیت عُلماء بھی ملی ہے (پُرجوش نعرۂ تکبیر اللہ اکبر) اگر ہم دارالعلوم کی بُنیاد کو تلاش کریں تو ہمیں دارالعلوم دیوبند کی بُنیاد میں محمود حسن نامی ایک طالب علم کا نام ملے گا اور اگر ہم جمعیت عُلماء کی بُنیاد کو تلاش کریں تو اُس کی بُنیاد میں وہی محمود حسن ہمیں شیخ الہند کی صُورت میں نظر آئے گا یہ انہی اکابر کی امانت ہے اور ہم برملا کہتے ہیں کہ عالم کُفر کے مقابلہ میں جمعیت عُلماء ایک مضبوط قوت ہے لیکن دینی مدارس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ دہشت گردی کی سرپرستی کرتے ہیں دینی مدارس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہاں تو حربی تربیتیں دی جاتی ہیں دینی مدارس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہاں سے تو دہشت گردی کو فروغ ملتا ہے یہ صرف آج کے حکمرانوں کا لب ولہجہ نہیں ہے ان کا ایک باپ دادا ہُوا کرتا تھا وہ بھی یہی باتیں کیا کرتا تھا اور اس کا نام فرعون تھا وقال الملأ من قوم فرعون أتذر موسى وقومه ليفسدوا في الارض ويذرك وآلهتك فرعون کو بھی اپنے مشیروں نے اُس وقت کے سرداروں نے یہی مشورہ دیا کہ حضرت موسٰی اور اس کی جماعت کو تم نے آزاد چھوڑا ہُوا ہے یہ تو آپ کے پورے نظام کو نقصان پہنچائے گا یہ تو رُوئے زمین میں فساد برپا کریں گے۔ دینِ ملا، "فی سبیل اللہ فساد" کہنے والے آج کے دور میں نہیں تاریخ انسانی میں ہمیشہ جابرانہ قوتوں نے دیندار قوت کو اس نسبت سے یاد کیا ہے اور فرعون نے بھی کہا قال سنقتل ابناءهم ونستحي نساءهم وانا فوقهم قاهرون کہ ہم ان کے جوانوں کو قتل کر دیں گے اُن کی عورتیں رہ جائیں گی اور ہم ہمیشہ اُن پہ مسلّط رہیں گے۔ بزعم

خویش خود کو خدا سمجھنے والا اور اس کا یہ متکبرانہ لب ولہجہ لیکن اس لب ولہجہ کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی تواضع کے ساتھ عجز وانکساری کے ساتھ اور عبودیت سے لبریز لب ولہجہ کے ساتھ فرمایا: قال موسی لقومہ استعینوا باللہ واصبروا ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین کہ اللہ سے مدد مانگو اور اس ظلم اور جبر پر صبر سے کام لو یہ لوگ یہ بڑے بڑے لوگ بزعم خویش تو سمجھتے ہوں گے کہ اقتدار اُن کا حق ہے اور یہ باپ دادا سے اُن کی جاگیر چلی آرہی ہے لیکن حقیقت واقعہ یہ نہیں، یہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے زمین کی حکومت حوالہ کر دے۔ انجام کار کامیابی انہی لوگوں کو نصیب ہوگی جو اللہ کی نافرمانیوں سے دُور رہتے ہیں جس طرح آج کے دَور میں ہمارا ایک غریب کارکن جو ظلم اور جبر میں پس رہا ہوتا ہے اور وہ شکایت کر رہا ہوتا ہے کہ ہر محاذ پر ہمیں مصیبت اور تکلیف کا سامنا ہے۔ ظلم و جبر ہر مقام پر ہم پر مسلّط ہے۔ یہی شکایت اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کی۔ قالوا اوذینا من قبل ان تأتینا و من بعد ما جئتنا آپ نہیں آئے تھے تو بھی ہم پر یہی تکلیفیں، آپ آگئے تب بھی ہمیں وہی اذیتیں دی جا رہی ہیں ظلم جبر کی۔ انجام کا بھی اعلان کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قال عسی ربکم ان یھلك عدوکم ویستخلفکم فی الارض کہ اب وہ دن قریب ہے جب تمہارا دشمن ہلاک ہوگا اور روئے زمین کی خلافت اللہ تمہیں عطا کر دے گا۔

ہم ان قوتوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے عزائم سے باز آجاؤ۔ اس قسم کی سوچ سے دست بردار ہو جاؤ ورنہ ہم اپنے دین متین اور دین کی اعلیٰ اقدار اور تعلیمات کا تحفظ کرنے کے لیے بفضلِ خدا تیار ہیں آج بھی ہمارے وزیرِ داخلہ کا بیان آیا ہے کہ مدرسوں میں مغرب کے خلاف جو نفرت پیدا کی جا رہی ہے اس رجحان کو ختم کیا جائے اگر مغرب سے مُراد مغرب کی تہذیب ہے۔ مغرب کا تمدّن ہے مغرب کا اخلاق ہے۔ مغرب کی سیاست ہے مغرب کی جمہوریّت ہے۔ مغرب کے عقائد ہیں تو جناب وزیرِ داخلہ آپ سُن لیں کہ ہماری پُوری تحریک ان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لیے ہے تم ان کے خلاف نفرت مٹاتے چلے جاؤ ہم اُن کے خلاف بچّے بچّے کے دل و دماغ میں نفرت ڈالتے چلے جائیں گے اور پھر تم بھی اپنے انجام کا انتظار کرو اور ہم بھی اپنی جدوجہد کے نتائج کا انتظار کریں گے (نعرہ تکبیر اللہ اکبر) پاکستان میں آج فوج کی حکومت ہے میں افواجِ پاکستان کی قیادت کے سامنے یہ بات کہنا

چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ وردی دُشمن سے لڑنے کے لیے پہنی ہے اپنی قوم سے لڑنے کے لیے نہیں پہنی کدھر جانا چاہتے ہو تم لوگ ؟ کس محاذ کی طرف بڑھنا چاہتے ہو ؟

پاکستان سیکولر سٹیٹ نہیں ہے اور انشاء اللہ ہم پاکستان کو سیکولر سٹیٹ نہیں بننے دیں گے ۔ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا دستور پاکستان کہتا ہے ۔ دستورِ پاکستان کہتا ہے کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ رب العلمین کی ہوگی اور ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سُنّت کے مطابق اس ملک میں گزاریں گے ۔ آئینِ پاکستان کہتا ہے کہ تمام قوانین قرآن و سُنّت کے مطابق بنائے جائیں گے ۔ اور قرآن و سُنّت کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا ۔ جب ایک بات آئینی طور پر طے ہو چکی ہے پھر کوئی حق نہیں پہنچتا ہمارے کسی بھی حکمران کو کہ وہ آئین کے علی الرغم آئین کی نفی کرتے ہوئے اپنی کسی سوچ کا اظہار کر سکے اگر افواجِ پاکستان آئینِ پاکستان کی خلاف ورزی کریں تو کل آئین کے تحفظ کے لیے آخری قوّت تو فوج ہے آپ اس قوم کو کس کے رحم وکرم پر چھوڑنا چاہتے ہیں میں اس اجتماع کی وساطت سے حکمرانوں کی اس سوچ کی بھرپور مذمّت کرتا ہوں اور اُن کے اس بیان کو مسترد کرتا ہوں ۔

میرے محترم دوستو ! یہ ملک پندرہ کروڑ کے مسلمانوں کا ہے ۔ اور آئین مُسلمانوں کو حق دیتا ہے کہ وہ اپنے عقائد کے فروغ کے لیے ادارے قائم کریں ۔ مدارس کا قیام اس قوم کا آئینی اور دستوری حق ہے اور ہم نے دستور کا حق استعمال کرتے ہوئے اس ملک میں یہ مدارس قائم کیے ہیں ۔ تعجب اس بات پر ہے کہ کل تک یہی وزیر داخلہ کہتا رہا کہ دینی مدارس میں کہیں دہشت گردی نہیں ہو رہی اور آج یکدم کہہ دیا کہ ہم دینی مدارس کے اندر دہشت گردی کے نظام کو ختم کریں گے یہ تضاد کیوں ہے آخر ؟ اور کہتے ہیں مدارس میں جو مجاہد بنائے جا رہے ہیں یہ سلسلہ ختم کیا جائے گا ۔ مدارس میں کہیں بھی حربی تربیت نہیں ہو رہی میں پُورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں اور اگر کسی بھی مدرسے میں حربی تربیت دی جا رہی ہو تو حکومت اس مدرسے کا نام لے ۔ غلط پیغام قوم کو کیوں دیا جا رہا ہے ؟

لیکن ایک ہے کسی کا مجاہد بننا ۔ اگر حکومت کے زیرِ اہتمام کیڈٹ کالج کھل سکتے ہیں اور وہاں کسی پاکستانی کو جہادی تربیت دی جا سکتی ہے تو اس ادارے (کیڈٹ کالج) سے باہر کوئی مُسلمان جہاد کی تربیت کیوں حاصل نہیں کر سکتا ؟

اگر جہاد کا لفظ جرم ہے تو پھر ہماری افواج کا تو بنیادی مینیفیسٹو تو ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ امریکہ اور یورپ کو خوش رکھنے کے لیے آپ پاکستان کے آئین کو بھی بھول جاتے ہیں پندرہ کروڑ مسلمانوں کے اسلامی جذبات کو بھی بھول جاتے ہیں اس کا لحاظ بھی ختم ہوجاتا ہے اور عقل کے اندھے بن کر آپ ہرزہ سرائی کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو میرے محترم دوستو! یہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ آج اگر اس برِّصغیر میں یہاں کے مسلمانوں کے پاس دین ہے۔ آج اگر برِّصغیر میں مسلمانوں کا اسلام سے تعلق ہے تو علماء کرام کی محنتوں اور کوششوں کے مرہونِ منّت ہے اور انشاء اللہ یہ مسجدیں بنتی رہیں گی، یہ مدرسے بنتے رہیں (نعرہ تکبیر اللہ اکبر) یہ مدرسے بنتے رہیں گے اور پہلے تو ہمارے حضرات کہتے تھے کہ حکومت اگر بلڈنگوں پر قبضہ کرلے گی تو دیجان لینا چاہیے) مدارس بلڈنگ کا نام نہیں ہے مدارس وہ تو طالب اور استاذ کا نام ہے ہم تو درختوں کے نیچے بیٹھ کر بھی مدرسوں کا سلسلہ جاری رکھ سکیں گے۔ یہ بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ مدرسہ بلڈنگ کا نام نہیں ہے مدرسہ علم کا نام ہے جب اُستاذ اور شاگرد بیٹھیں گے چاہے وہ ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر یہ سلسلہ کیوں نہ جاری رکھیں۔ لیکن اس کے باوجود عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کی جو بلڈنگز ہیں ان بلڈنگز میں بھی اگر حکمرانوں نے ناجائز ارادے کے ساتھ غلط ارادے کے ساتھ قدم رکھنے کی کوشش کی تو ہم اُن کی ٹانگیں توڑ دیں گے (نعرہ تکبیر اللہ اکبر قائدِ جمعیت مولانا فضل الرحمٰن زندہ باد مفتی اعظم مفتی محمودؒ زندہ باد شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ زندہ باد)

تو میرے محترم دوستو! پاکستان کے بلکہ پورے برِّصغیر کے مسلمان مدارس کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں ایک تعلق رکھتے ہیں ایک روحانی رشتہ رکھتے ہیں اور یہ ہماری اس اُمّت کے روحانی مراکز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا محافظ ہے اور انشاء اللہ اللہ کی حفاظت میں رہتے ہوئے یہ مدارس قائم و دائم رہیں گے اللہ تعالیٰ ان اداروں کو قائم و دائم رکھے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ایک بات عرض کردوں ہمارے مولانا گل نصیب خان صاحب جو صوبۂ سرحد کی جمعیت علماء کے ناظم عمومی ہیں اُنھوں نے مجھے ایک بڑی اہم بات یاد دلادی ہے آپ کو یاد ہوگا ١٩٨٠ء میں دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ (جشن) منایا گیا تھا اور دیوبند میں حضرت مفتی (محمود صاحب) رحمہ اللہ اس کانفرنس میں شریک تھے اور خطاب کے دوران اُنھوں نے تجویز پیش فرمائی تھی کہ تقسیم کے بعد اَب

اس قسم کے اجتماعات بنگلہ دیش اور پاکستان میں بھی ہونے چاہئیں تاکہ وہاں کے مسلمان بھی اس علمی ادارے اور اس کی تاریخ اور اس کی خدمات اور اس کی تحریکات سے اپنی وابستگی کا اظہار کرسکیں لیکن اسی سال حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی رحلت ہوگئی اور پھر ملکی حالات میں ایسی تبدیلیاں آئیں کہ ہم فوری طور پر کسی ایسی بڑی کانفرنس کے متحمل نہ رہے آج صوبہ سرحد کی جمعیت علماء نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال محرم الحرام میں پشاور کے اندر دارالعلوم دیوبند کا ڈیڑھ صد سالہ منایا جائے گا اور بہت بڑی کانفرنس ہوگی چنانچہ اس سلسلے میں ہندوستان کے علماء بنگلہ دیش کے علماء افغانستان کے علماء ان حضرات کو بھی دعوت دی جائے گی اور دارالعلوم دیوبند کی نسبت سے ڈیڑھ صد سالہ ایک بہت بڑا اجتماع منعقد کیا جائے گا اس مقتدر اجتماع کی مناسبت سے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کانفرنس کے بارے میں بھی آپ کو آگاہ کرسکوں اور اس کی تاریخوں کا بھی تعین ہوگیا ہے۔ ۱۵، ۱۶، ۱۷ محرم الحرام کو اس کے لیے بھی آپ حضرات تیاریاں کریں۔ دوستوں کو اس کی طرف متوجہ کریں اور ان کو دعوت بھی دیں اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے کوشش فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

بقیہ: درس حدیث

جب اپنا دَور آیا تو اُس کو پُوری قوّت سے اُنھوں نے نافذ کیا اور دوسروں کو پھر ماننی پڑی وہ اور اُن کی ہر بات صحیح ہوتی تھی غلط نہیں ہوتی تھی کسی بات میں غلطی کی طرف چلے گئے ہوں ایسے نہیں، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر اُنھیں امیر بنالو گے تو پھر یہ ہوگا کہ قَوِيًّا اَمِيْنًا بڑے قوی ثابت ہوں گے امانت دار ثابت ہوں گے اور لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ اللہ کے احکام میں اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی اُنھیں پروا نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کا ساتھ آخرت میں نصیب فرمائے اُن کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

بقیہ: مدارس کا قیام

والے پڑھانے والے بتانے والے اسلام کی مختلف طریقوں سے خدمت کرنے والے بنیں اور یہ زندگی صرف دُنیا کے لیے نہیں اس دُنیا کے بعد آخرت کے لیے بھی سنورے سجے اور بھلائی ملے اور گمراہیوں سے بچیں لوگ، اس لیے صدقہ جاریہ میں حصّہ لینا چاہیے اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے اس ادارے کو قبول فرمائے اور دارین کی بھلائی کا ذریعہ بنائے اور اپنے کام کرنے والوں کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

غیبی اشارہ "لاہور اُتر جاؤ"

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکّی قدس سرہٗ العزیز

ایک بار راقم محمود میاں کے استفسار پر فرمایا کہ جب میں ہندوستان چھوڑ کر "کھوکراپار" کے راستہ روانہ ہوا تو میرا ارادہ افغانستان جاکر بلخ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا تھا کیونکہ مجھے اپنے سلسلہ چشتیہ کے شیخ حضرت نظام الدّین بلخی قدس سرہ العزیز سے قدرتی طور پر روحانی مناسبت ہے اور اُن کا مزار وہاں پر ہے اس لیے وہاں کا قصد کر کے پشاور والی ٹرین میں بیٹھ گیا۔ رات کو میں ٹرین میں سو رہا تھا تو خواب دیکھا کہ کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ "لاہور میں ایسے اُترو جیسے حضرت حاجی صاحبؒ" (یعنی تمہارا لاہور اُترنا ایسا ہے کہ گویا حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ ہی تشریف لے آئے ہوں) فرمایا پھر جب صبح ٹرین لاہور اسٹیشن پر رُکی تو اس غیبی اشارہ کی بنا پر میں فوراً لاہور میں اُتر گیا۔ (پردیس کا ابتدائی دَور حضرتؒ کے لیے بہت ہی مشکلات اور آزمائشوں کا تھا) پھر فرمایا بعد میں ہندوستان سے حضرت والد صاحبؒ کا خط بھی آیا جس میں اُنھوں نے تحریر فرمایا تھا کہ "افغانستان جاکر کیا کرو گے وہاں تو بادشاہت ہے کام نہیں کرسکو گے"۔ اس لیے پھر لاہور ہی میں رُک گیا۔

نصف صدی پر محیط اخلاص کا سفر

والد گرامی حضرت اقدس بانی جامعہ قدس سرہ العزیز کی مبارک تحریر کا عکس جو مقدس بھی ہے اور تاریخی بھی۔ حضرتؒ کا تحریر فرمودہ واقعہ تقریباً نصف صدی پہلے کا ہے جس کو حضرتؒ نے ۲۵ برس قبل ۱۹۷۵ء میں قلمبند فرمایا اور تبرکات کے صندوقچہ میں رکھ دیا۔ اس سنگِ گرانقدر کی اہمیت آپ سے زیادہ کس کو ہو سکتی تھی بارہ برس قبل آپ اچانک داعی اجل کو لبّیک کہہ کر خُلد نشین ہو گئے مگر جوں جوں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کے مطابق "جامعہ جدید" کے سنگِ بُنیاد کا وقت قریب آتا چلا گیا ماضی کی یادداشتوں سے پردہ سرکنا شروع ہو گیا۔ حضرتؒ کے اخلاص کا سورج چمکا۔ صندوقچہ کھلا اور اخلاص کا سفر اپنی منزل پر آن پہنچا۔ مُبارک پتھر کعبۃ اللہ کے ٹکڑے اور اُن کے ساتھ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز اور قطب عالم حضرت مولانا عبد القادر رائپوری قدس سرہ العزیز کے بال مُبارک ۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ ہجری کو سنگِ بُنیاد کے ساتھ "مسجد حامدؒ" کا ہمیشہ کے لیے جزء بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگانِ دین کی برکات سے ہمیں نوازتا رہے اور محرومیوں سے بچائے رکھے۔ آمین

محمود میاں غفرلہٗ

یہ نتیجہ جبل احد کا ہے۔
اسیر حضرت اقدس مولانا
السید حسین احمد المدنی قدس سرہٗ
نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا تھا
میں نے عرض کیا تھا کہ جامعہ مدنیہ کے
سنگ بنیاد میں اسے رکھا
جائے گا۔
تو نے اس پر میرے عرض کرنے پر
کچھ پڑھ کر دم فرمادیا تھا
گویا ایک طرح کی دعا فرمادی تھی
یہ میں نے اسلیے رکھ رکھا ہے
کہ جب کسی بڑی جگہ
بڑے پیمانہ پر مدرسہ
شروع کیا جائیگا تو وہاں
اسے سنگ بنیاد کے طور پر
استعمال کرلیا جائیگا

میں نے یہ گزارش اس خیال سے کی تھی
کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اس
علاقہ میں تشریف آوری کا
کوئی پروگرام نہ تھا تو اس طرح
گویا حضرت ہی کے دست
مبارک کا سنگ بنیاد
ہوجائیگا۔ اللہ تعالیٰ
اس ارادہ کو پایۂ
تکمیل تک پہنچائے
اور قبول فرمائے۔ آمین

۸ رویں شب رمضان المبارک سنہ ۹۵ھ
شب دوشنبہ
دو بجے شب
مطابق ۱۵ رویں ستمبر ۷۵ء۔

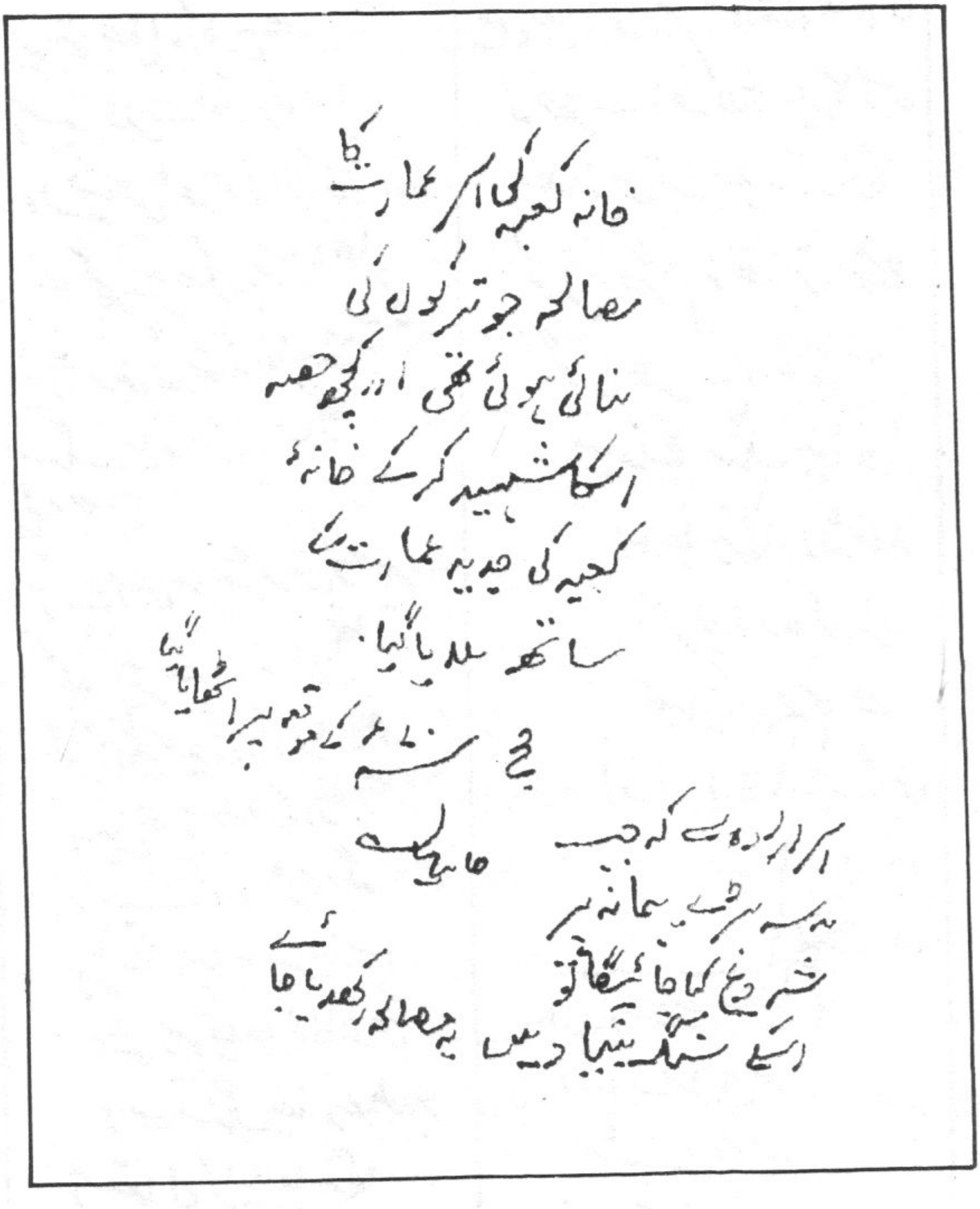

خانہ کعبہ کی اکثر عمارت کا
مصالحہ جو ترکوں کی
بنائی ہوئی تھی اور کچھ حصہ
اسکا شہید کرکے خانہ
کعبہ کی جدید عمارت کے
ساتھ ملا دیا گیا۔
حج سنہ [illegible] کے موقعہ پر اٹھوایا گیا
حامد میاں
اگر ارادہ ہے کہ جب
مدرسہ بڑے پیمانہ پر
شروع کیا جائیگا تو
اسکے سنگِ بنیاد میں یہ مصالحہ رکھ دیا جائے

زیر تعمیر مسجد حامدؓ کا ماڈل، محراب کی جانب سے خوبصورت منظر

زیرِ تعمیر جامعہ مدنیّہ (جدید) کے دار الاقامہ کا بیرونی منظر

آٹھ کنال پر مشتمل زیرِ تعمیر مسجدِ حامدؒ کی بنیادیں اور بلند ہوتی ہوئی دیواریں

آٹھ کنال پر مشتمل زیرِ تعمیر مسجدِ حامدؒ کی بنیادیں اور بلند ہوتی ہوئی دیواریں

جامعہ مدنیہ (جدید)   دفتر، درسگاہ، رہائش۔

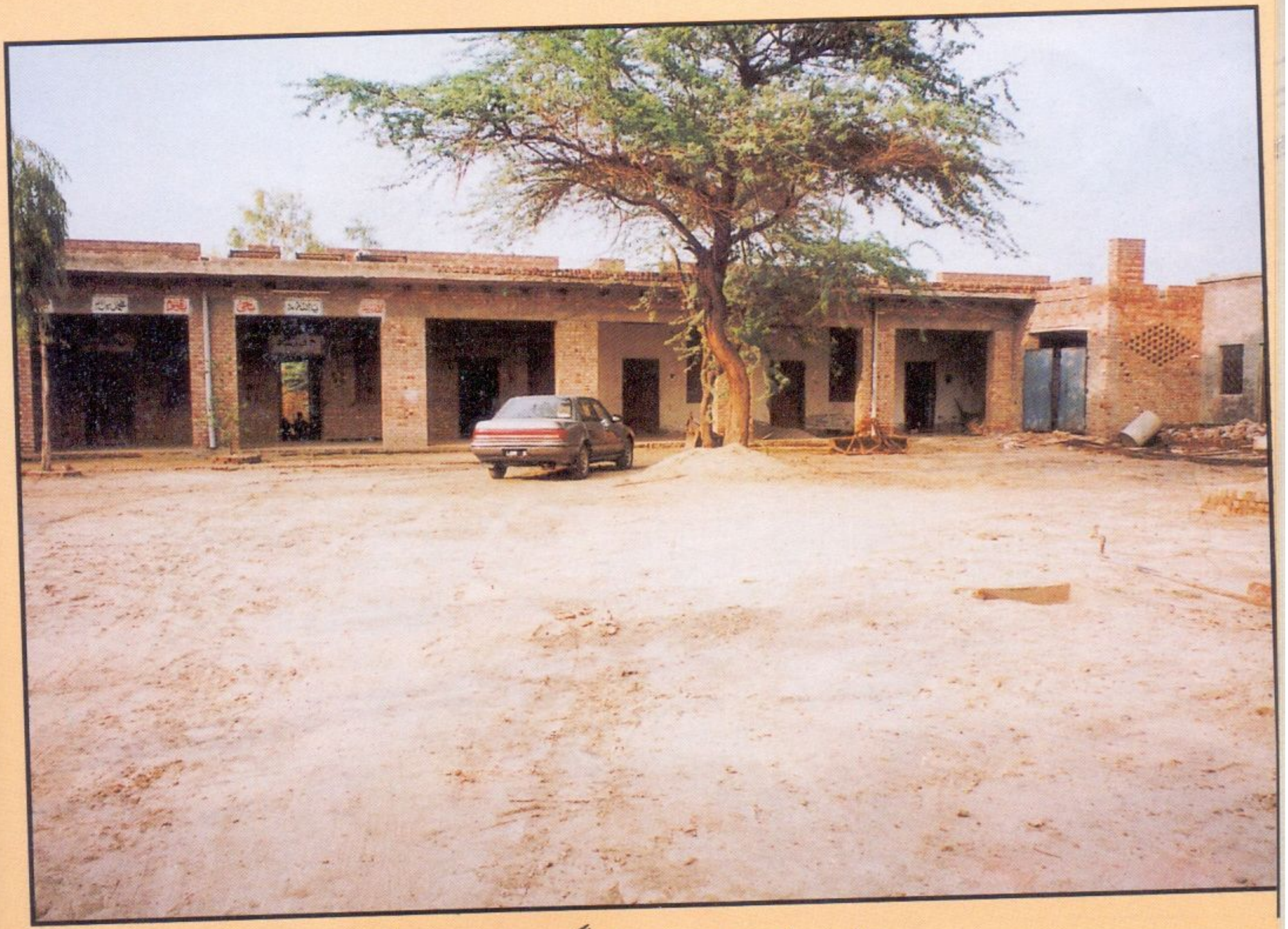

جامعہ مدنیہ (جدید)   دارالاقامہ، گودام، سرونٹ کوارٹر۔

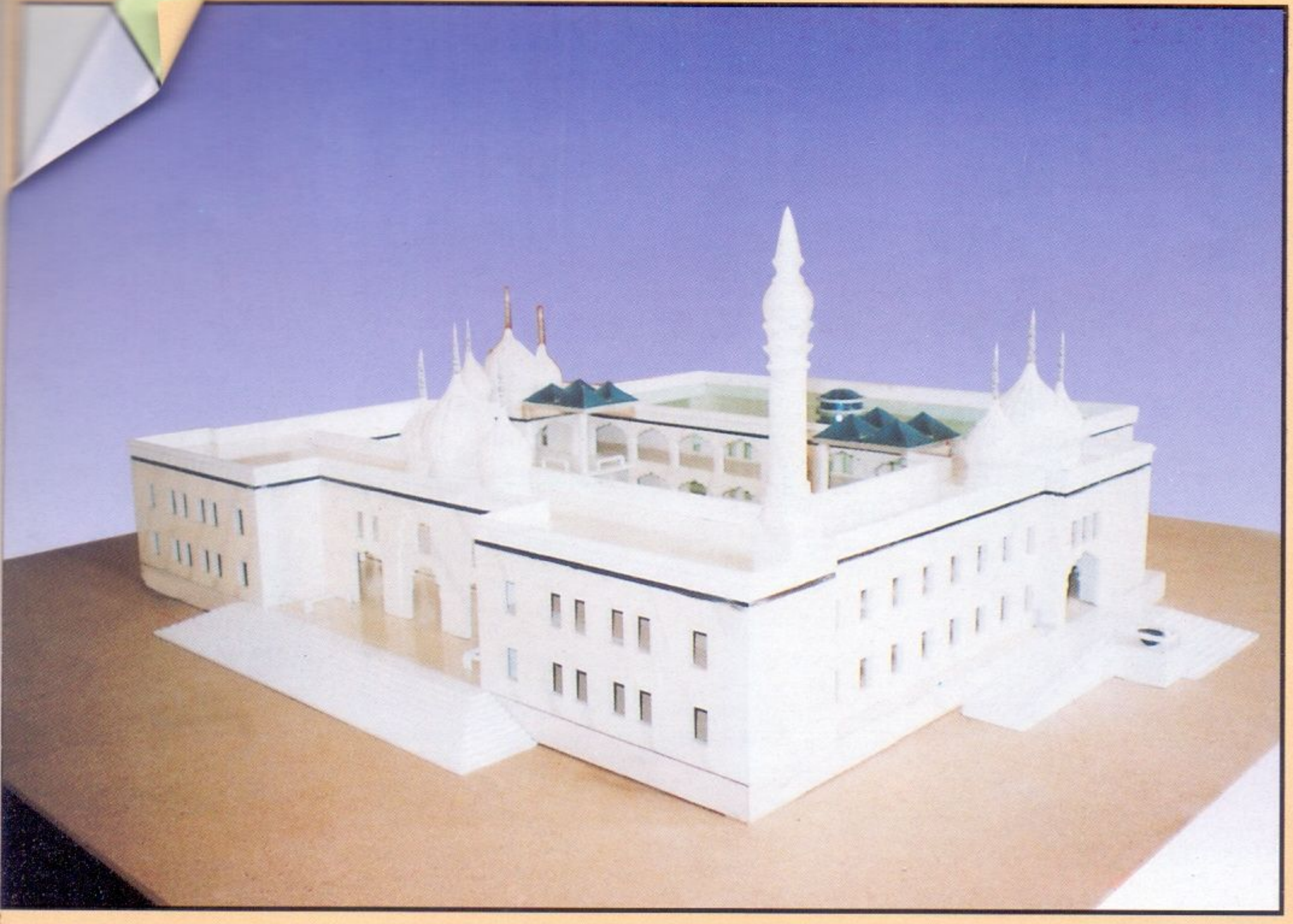

زیرِ تعمیر مسجدِ حامدؒ کا ماڈل، مرکزی اور بغلی دروازے کی طرف سے ایک عمومی منظر

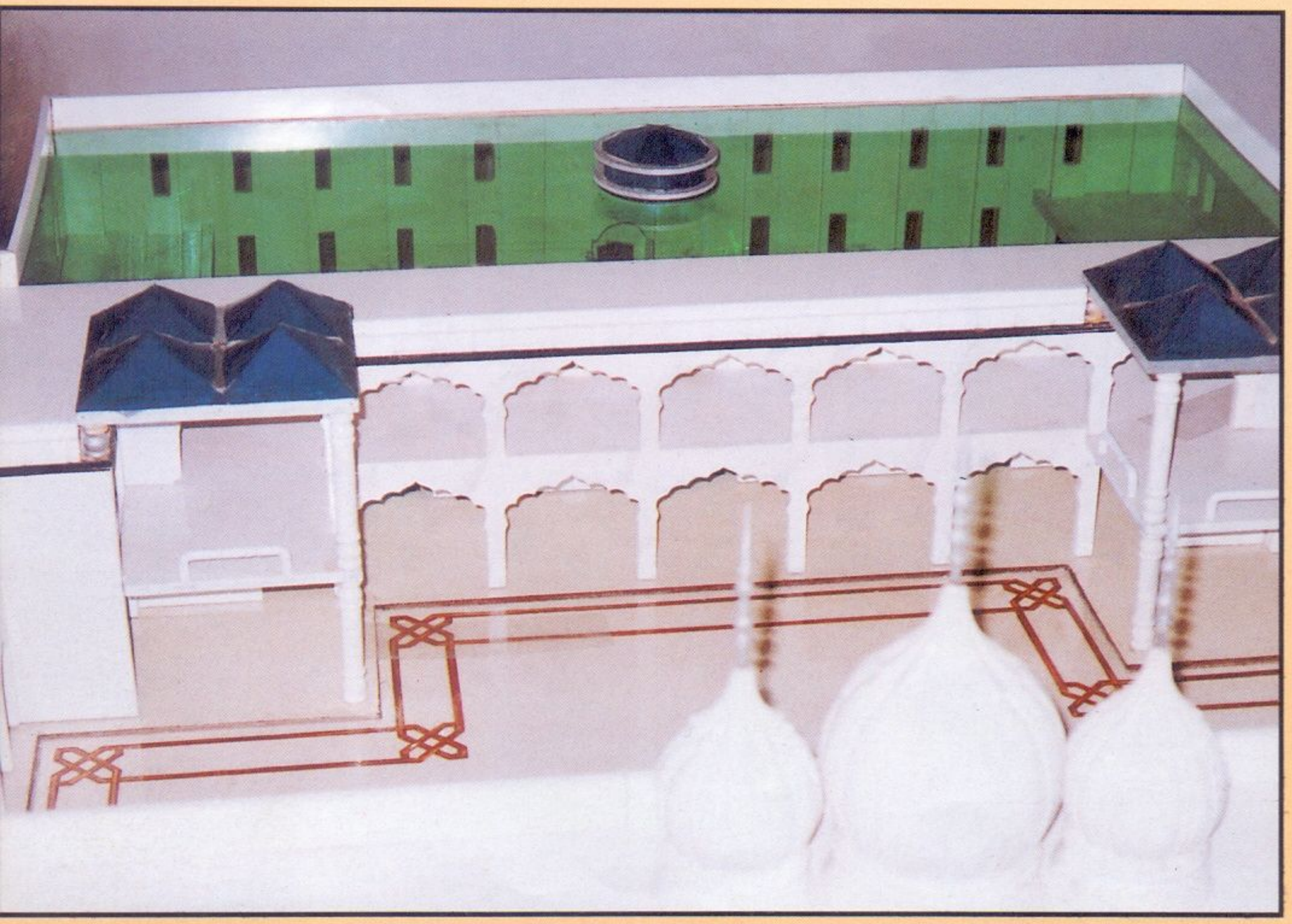

زیرِ تعمیر مسجدِ حامدؒ کا ماڈل، گنبد، صحن، بالکونیاں نمایاں ہیں۔

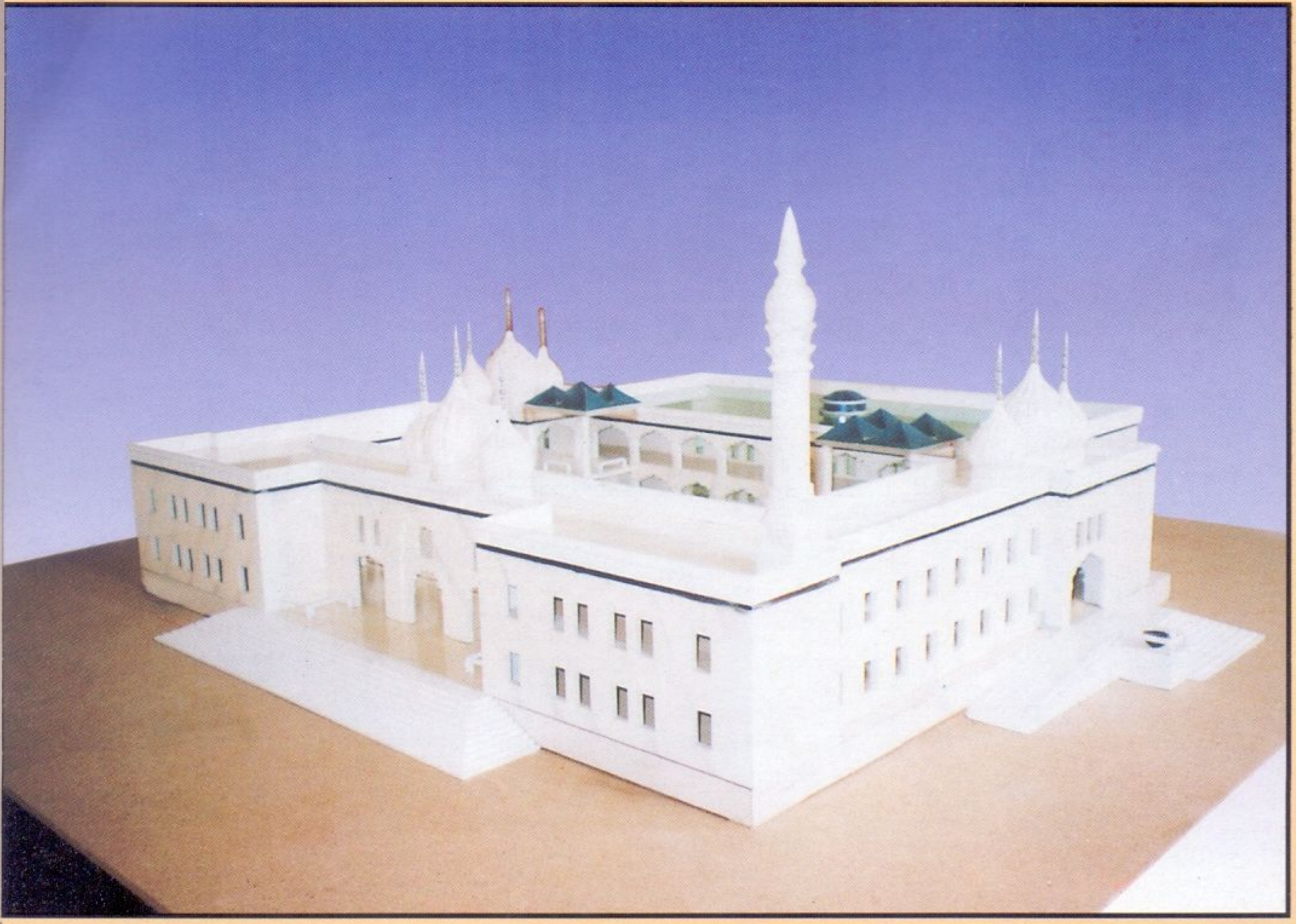

زیرِ تعمیر مسجدِ حامدؒ کا ماڈل، مرکزی اور بغلی دروازے کی طرف سے ایک عمومی منظر

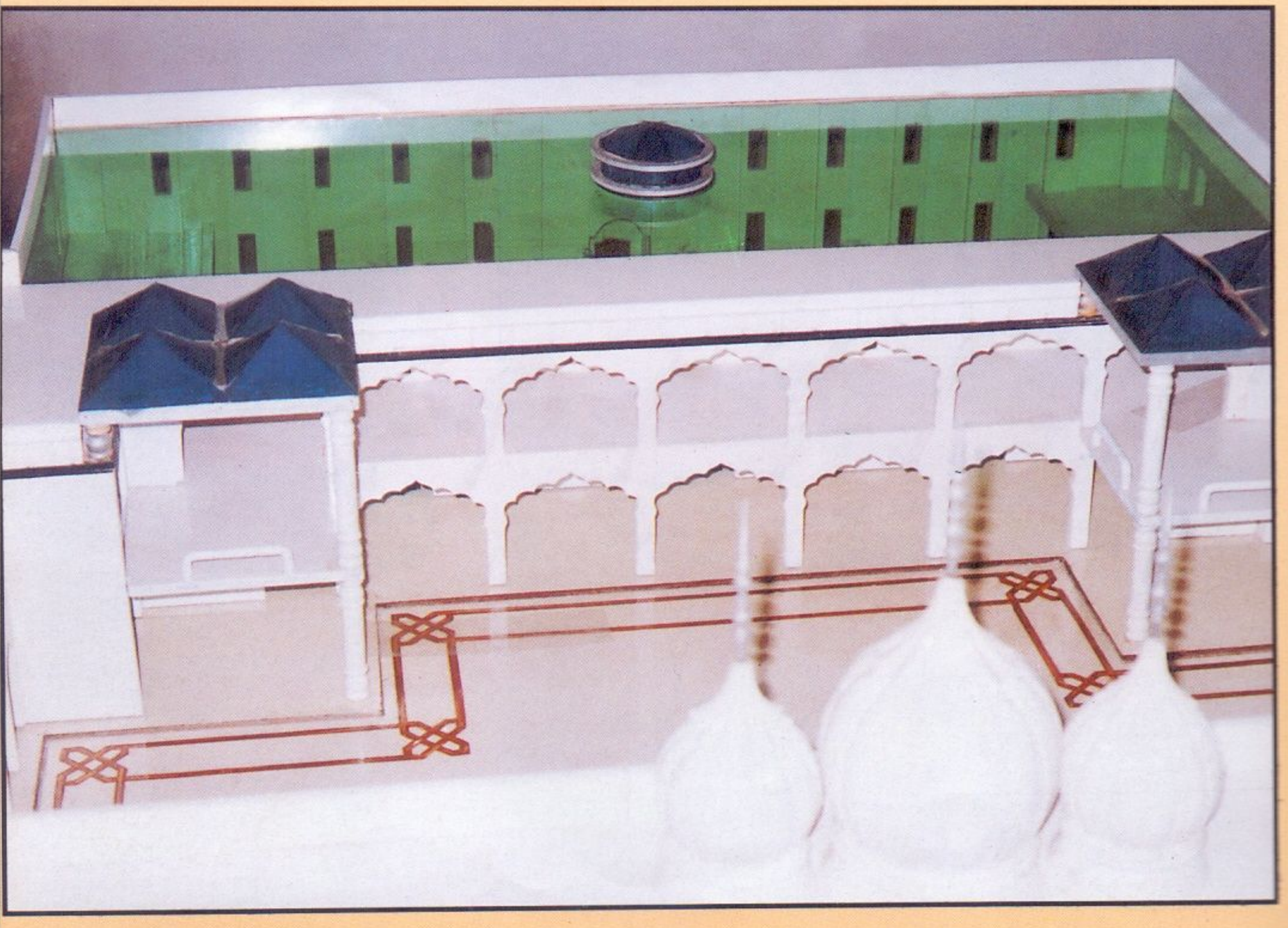

زیرِ تعمیر مسجدِ حامدؒ کا ماڈل، گنبد، صحن، بالکونیاں نمایاں ہیں۔

زیر تعمیر مسجدِ حامدؒ کی اٹھتی دیوار کا ایک اور گوشہ
پس منظر میں خانقاہ حامدیہ کا رقبہ اور درختوں کا خوبصورت منظر

جامعہ مدنیہ اور خانقاہ حامدیہ برلب سڑک لاہور رائے ونڈ روڈ ایک عمومی منظر،
زیر تعمیر مسجد حامدؒ بھی نظر آرہی ہے (ٹھوکر نیاز بیگ سے 19 کلو میٹر)

زیر تعمیر مسجدِ حامدؒ کی اٹھتی دیوار کا ایک اور گوشہ
پس منظر میں خانقاہ حامدیہ کا رقبہ اور درختوں کا خوبصورت منظر

جامعہ مدنیہ اور خانقاہ حامدیہ برلب سڑک لاہور رائے ونڈ روڈ ایک عمومی منظر،
زیر تعمیر مسجدِ حامدؒ بھی نظر آرہی ہے (ٹھوکر نیاز بیگ سے 19 کلو میٹر)

جامعہ مدنیہ (جدید) چاول کی پنیری کاشت کے لئے تیار'
جامعہ کا قابلِ زراعت رقبہ' پس منظر میں جامعہ کا ٹریکٹر۔

جامعہ مدنیہ (جدید) اور خانقاہ حامدیہ: تقریباً 25 ایکڑ پر مشتمل جامعہ اور خانقاہ کے وسیع و عریض رقبہ کا عمومی منظر۔

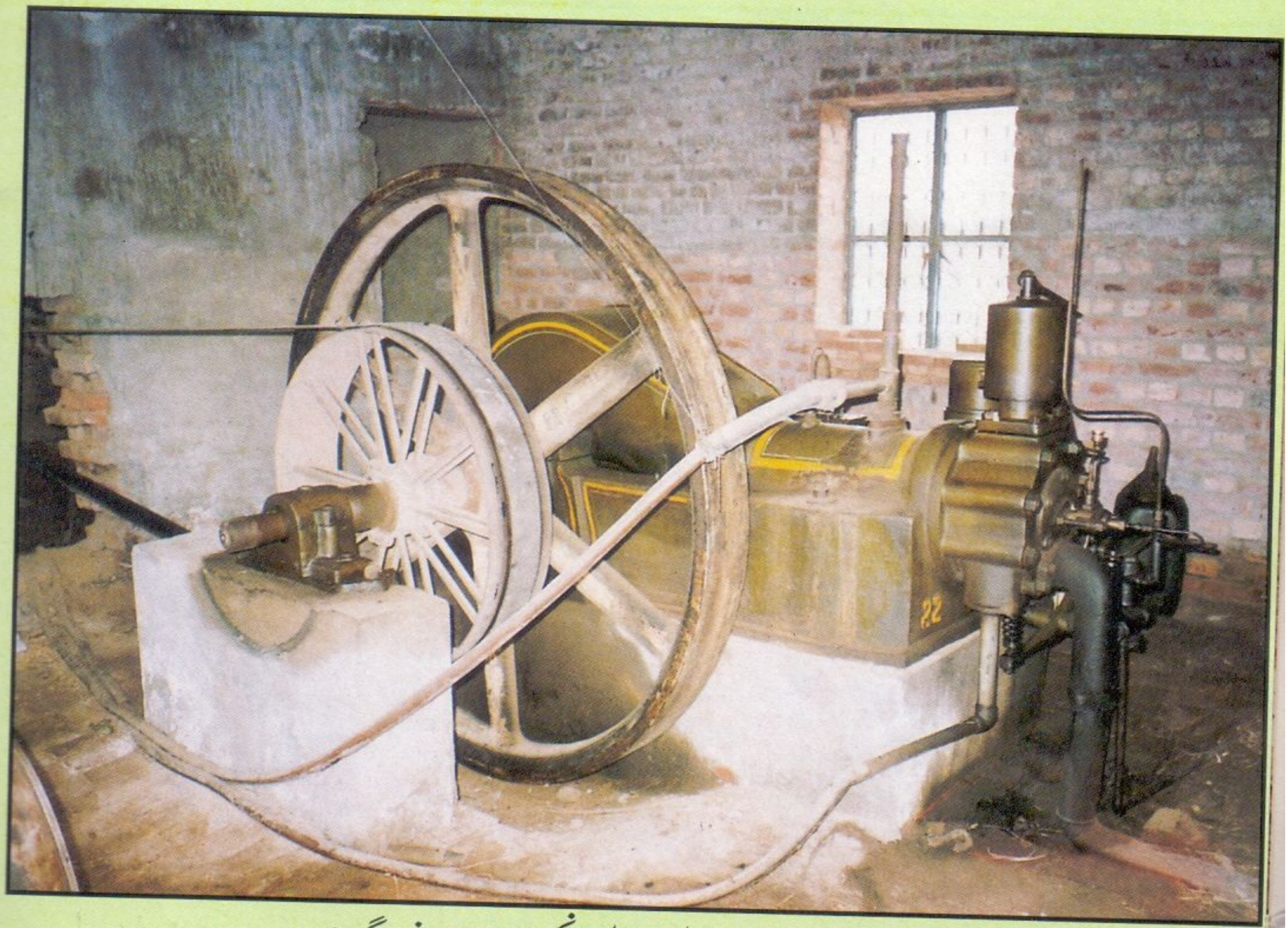

جامعہ مدنیہ (جدید)   ٹیوب ویل ڈیزل انجن 550 فٹ گہرا بور
افتتاح بدستِ مبارک حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ظلھم العالی۔

جامعہ مدنیہ (جدید)   ٹھنڈا اور میٹھا پانی۔

بقلم مولوی محمد قاسم امین صاحب
متعلم درجہ تخصص جامعہ مدنیہ لاہور

جھلکیاں

لمحہ بہ لمحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ مدنیہ (جدید) محمد آباد رائے ونڈ روڈ کی "مسجد حامد" کی سنگِ بنیاد کی تقریب بحمد اللہ گزشتہ سے پیوستہ ماہ سات ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ ۱۱ر جون ۲۰۰۰ء کو بخیر و خوبی منعقد ہوئی پورے ملک سے علماءِ کرام اور مشائخ عظام بڑی تعداد میں تشریف لائے۔ امیر الہند حضرت اقدس مولانا السیّد اسعد ــــــ مدنی دامت برکاتہم مولانا سیّد محمود میاں صاحب کی دعوت پر بطور خاص ہندوستان سے تشریف لائے اس مبارک سفر ــــــ کی خاص خاص جھلکیاں قارئین کرام کے لیے پیشِ خدمت ہیں۔

۹ر جون جمعۃ المبارک بعداز نماز عشاء 9:40

حضرت مہتمم صاحب کے دفتر میں مریدین و مسترشدین کی نشست ہوئی اس دوران شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی خادم حضرت مولانا مجاہد خان صاحب کی دارالعلوم دیوبند میں گزرے وقتوں کی باتوں اور قصّوں سے حاضرین محظوظ ہوتے رہے۔ حضرت امیر الہند نے دوران گفتگو فرمایا۔

"حکومت ہند نے یہ قانون بنایا کہ کوئی عبادت گاہ کسی بھی مذہب کی ہو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر نہیں بنائی جائے گی نہ اس کی مرمت ہو سکے گی غرض کوئی بھی کام ہو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر نہ ہو سکے گا۔ یہ قانون اسمبلی نے دو دن میں پاس کر دیا (حالانکہ کافی لے دے ہوئی پھر بھی زبردستی ہی پاس کروالیا) لیکن گورنر کے دستخط باقی تھے اس لیے نافذ نہیں ہوا ظاہر ہے کہ اس کا اطلاق تمام اہلِ مذاہب پر ہونا تھا۔ عیسائیوں پر سکھوں پر مسلمانوں ہندوؤں پر، لیکن اس کے عملی نفاذ میں جو شدّت غیر ہندو مذاہب پر ہونی تھی وہ ظاہر ہے عیسائیوں وغیرہ نے تو کوئی حرکت نہیں کی مسلمانوں کی طرف سے جمعیۃ علماء ہند نے مظاہرے کروائے۔ یہ

بہت پُرامن مظاہرے تھے دہلی، لکھنؤ، سہارنپور اور دیگر علاقوں میں یہ مظاہرے ہوئے دہلی اور لکھنؤ کے مظاہروں میں تعداد سترہ لاکھ اور بیس لاکھ سے متجاوز تھی اتنا بڑا اجتماع دہلی اور لکھنؤ کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ انتظامیہ کے لیے سنبھالنا مشکل ہوگیا۔ ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ کنٹرول کیا گیا۔ بہرحال ان مظاہروں کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت اس قانون کی تنفیذ سے باز آگئی اور گورنر نے ابھی تک دستخط نہیں کیے۔"

۱۰:۱۵ پر حضرت اور حاضرین کھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد حضرت نے فرمایا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث اور عمل بالقرآن فرماتے ہوئے مجلس برخاست فرمائی۔ آرام کے کمرے میں تشریف لے گئے۔ اگلے روز کے پروگرام حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب دامت برکاتہم نے عرض کر دیے حضرت نے تہجد، صبح صادق اور جماعت فجر کا وقت معلوم فرمایا اور لاسمرۃ بعد العشاء (الحدیث) پر عمل فرماتے ہوئے بغرض استراحت لیٹ گئے۔

۱۰ رجون بروز ہفتہ بعد از نماز فجر حضرت مہتمم صاحب کے دفتر میں نشست ہوئی۔

۷:۴۷ پر حضرت مخدوم العلماء سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ اسی طرح اور کئی مقتدر شخصیات حاضرِ خدمت ہوئیں۔

ایک سوال کے جواب میں دوران گفتگو فرمایا:

"حیدرآباد کے متعلق ایک واقعہ میرے سامنے کا ہے۔

۱۹۴۸ء میں بمبئی میں جمعیت علماء کا اجلاس عام تھا مولانا مناظر احسن گیلانی اور ایک اور صاحب بمبئی تشریف لائے مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سے خصوصی ملاقات کی اور کہا کہ آنے کی غرض یہ ہے کہ ہندوستان سے بہت سے غیر مسلم حیدرآباد جاتے ہیں انتظامات دیکھ کر وہاں تو بہت تعریف کرتے ہیں، لیکن ریاست سے نکل کر اُس کے خلاف بیان دے دیتے ہیں آپ جمعیت علماء کی طرف سے کچھ حضرات کو بھیجیں وہ صحیح حالات لے کر اس کے مطابق بیان دیں۔ مولانا نے فرمایا اس جھگڑے میں پڑنا بیکار ہے . . . . میرے آپ سے دو سوال ہیں۔

پہلا سوال! اگر آپ ہندوستان سے جنگ کریں تو آپ میں اس کی طاقت ہے؟

دوسرا سوال! اگر لڑائی ہو تو برطانیہ آپ کی مدد کو آئے گا پاکستان آپ کی مدد کرے گا۔
عرض کیا یہ تو ہو نہیں سکتا تو فرمایا کہ جب نہ خود میں طاقت ہے نہ مدد آسکتی ہے تو
مصالحت کی کوشش کرلیں مولانا مناظر احسن گیلانی نے عرض کیا کہ ایسی تو کوئی صورت نظر نہیں آتی
فرمایا بیس سال تک ہندوستان آپ کے داخلی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے (اور حالات کے
لحاظ سے ایسا ممکن بھی تھا) اس عرصہ میں آپ حیدر آباد میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرلیں،
بیس سال بعد ہم (حالات کو سامنے رکھتے ہوئے) حکومت سے کہیں گے کہ ایک حیدر آباد کی
خاطر ساری دنیا میں بدنامی کیوں مول لیتے ہو وہ اس پر تیار نہ ہوئے کہ رضا کاروں کا مقابلہ نہیں
کیا جاسکتا تو حضرت نے فرمایا کہ پھر محض سفر کرکے بیان بازی کا کوئی فائدہ نہیں۔
فرمایا دار العلوم ٹنڈو اللہ یار سندھ کے ارباب اہتمام نے ایک مرتبہ پروگرام بنایا کہ کچھ اساتذہ
دار العلوم دیوبند سے لیے جائیں بالخصوص جو وہاں اس وقت پڑھاتے ہیں ایسے چند اساتذہ دار العلوم
دیوبند کے بارے میں فیصلہ کیا گیا اور اُن کو خطوط لکھے گئے جن کے بارے میں توقع کی جاسکتی تھی کہ
وہ وہاں سے آجائیں گے جب اُن کو خطوط موصول ہوتے تو ان اساتذہ نے حضرت مولانا ابراہیم بلیاوی
صاحب سے مشورہ کیا کہ ایسے خطوط آرہے ہیں حضرت مولانا ابراہیم بلیاوی صاحب نے فرمایا چپکے سے
پڑے رہو۔ بڑوں کا سایہ موجود ہے۔ اگر چلے گئے اور وہاں کچھ نبھاؤ نہ ہوسکا تو کان پکڑ کر نکال دیے
جاؤ گے (یعنی کوئی پرسان حال نہ ہوگا)

6:30 پر ناشتہ تیار ہوا۔

7:00 ناشتہ کے بعد آرام کے لیے تشریف لے گئے۔

10:30 ـــــ مسترشدین زائرین و عہدیداران جمعیت علماء اسلام کو شرفِ صحبت سے نوازا۔
اس مجلس میں متعدد اشخاص کے سوالات کے جوابات دیے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی یہ
رُوح پرور مجلس تقریباً ظہر تک جاری رہی ظہر کے بعد کھانا ہوا پھر تقریباً 4:00 بجے تک قیلولہ
فرمایا۔ 4:15 جامعہ مدنیہ سے مختلف مدارس میں اہلِ مدارس کی دعوت پر دُعا کے لیے تشریف لے
گئے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شام 4:48 جامعہ امداد العلوم پہنچے کچھ نشست ہوئی۔ چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔

5:05 نشست ختم ہوئی۔　5:30 جماعت ہوئی۔

6:00 جامعہ مفتوحہ للمسلمات حضرت کا ورود مسعود ہوا حضرت نے جامعہ کی ترقی نافعیت عامہ ومقبولیت تامہ کے لیے دُعا فرمائی مختصر معائنہ و نشست کے بعد واپس ہوئے۔

6:18 الحافظ ریاض الاطفال میں دُعا فرمائی۔

6:23 دار العلوم مدنیہ میں دُعا فرمائی۔

6:41 مدنی مسجد الحمد کالونی میں دُعا فرمائی

7:15 ربّانی مسجد اکرم آباد نماز مغرب کے لیے پہنچے۔ نماز مغرب ادا فرمانے کے بعد محترم حافظ محمد اطہر صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔

7:50 واپسی ہوئی۔

اس کے بعد محترم جناب مسعود احمد صاحب (عرف سوُمی میاں) کے گھر تشریف لے گئے کچھ دیر نشست ہوئی۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم بھی کچھ دیر بعد تشریف لے آئے۔ اُن کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی گئی نماز کے بعد کھانا ہوا۔ پھر جامعہ مدنیہ واپس تشریف لائے اور آرام فرمایا

۱۱ر جون اتوار فجر کے بعد حضرت دامت برکاتہم نے معمولات پُورے فرمائے۔ مختصر سی ملاقاتیں ہوئیں اور آرام کے لیے تشریف لے گئے۔

تقریباً 7:30 بجے ناشتہ ہوا۔

8:00 بجے جامعہ مدنیہ سے محمّد آباد رائے ونڈ روڈ میں جامعہ مدنیہ جدید کی "مسجد حامد" کی تاسیس کی تقریب میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے۔

9:45 مسجد حامدؒ محمد آباد رائے ونڈ روڈ کے سنگِ بُنیاد کے سلسلہ میں ایک پُر وقار تقریب کا آغاز ہوا۔ اس تقریب میں مقتدر و معزز عُلماء کرام، قائدین اور بہت سی ایسی شخصیات کا اجتماع ہوا جن کی زیارت تسکین رُوح و تنویر قلب کا باعث ہے۔

جامعہ مدنیہ کے اُستاذ و ناظم تعلیمات مولانا محمد عرفان صاحب دامت برکاتہم نے سٹیج سیکرٹری کی خدمت سر انجام دی

ابتدا میں حضرت مولانا نعیم الدّین صاحب دامت برکاتہم اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ نے تقریب کا تعارف کروایا۔

اس کے بعد حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید) نے سپاسنامہ پیش فرمایا اور باقاعدہ تقریب کا آغاز ہُوا۔

اس کے بعد جامعہ مدنیہ کے طالب علم قاری محمد عابد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی پھر شاعر انقلاب سیّد سلمان گیلانی صاحب نے مسجد حامدؒ کی تاسیس کے حوالہ سے نظم پڑھی۔

اس کے بعد قائد جمعیت عُلماء اسلام حضرت اقدس مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا بصیرت افروز اور جرأت مندانہ خطاب ہُوا۔

اس کے بعد اس تقریب کے مہمان خصوصی جانشین شیخ الاسلام امیر الہند حضرت اقدس مولانا سیّد اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ایمان افروز اور رُوح پرور خطاب ہُوا اس کے بعد ۵ ح ۱۱: پر حضرت اقدس دامت برکاتہم نے اپنے دست مُبارک سے مسجد حامدؒ کا سنگِ بُنیاد رکھا اور دُعا فرمائی۔

پھر حضرت اقدس مدنی صاحب دامت برکاتہم جامعہ مدنیہ جدید کی عمارت میں تشریف لے گئے اور بہت سے حضرات نے حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کی مسترشدین میں حضرت دامت برکاتہم کا تقریباً ایک گھنٹہ بیان ہُوا۔

پھر حضرت دامت برکاتہم اقرأ مدینۃ الاطفال شاہ جمال لاہور تشریف لے گئے وہاں طلبہ وطالبات اور اُن کے والدین میں حضرت دامت برکاتہم کا بیان ہُوا۔

نمازِ ظہر کے بعد اقرأ مدینۃ الاطفال ہی میں کھانا ہُوا۔

اس کے بعد حضرت جامعہ مدنیہ تشریف لائے اور عشاء کے بعد جامعہ میں اوّلاً حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیت عُلماء اسلام کا خطاب ہُوا۔ اس کے بعد حضرت دامت برکاتہم کا بیان ہُوا جس میں بہت بڑے مجمع نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بیان کے بعد کھانا ہُوا اور پھر حضرت دامت برکاتہم آرام کے لیے تشریف لے گئے۔

12 جون بروز پیر فجر کی نماز کے بعد حضرت دامت برکاتہم معمولات سے فارغ ہوکر تقریباً 8 بجے مولانا

غلام یٰسین صاحب مرحوم کے صاحبزادے جناب سرور صاحب کی دعوت پر ناشتہ کے لیے گلشن راوی ان کے گھر تشریف لے گئے وہاں سے واپس آکر کچھ دیر مجلس ہوئی پھر حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے جامعہ مدنیہ (جدید) کے بارے میں اپنی رائے گرامی تحریر فرمائی اور واپسی کی تیاری فرمائی۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد تقریباً ایک بجے علماء کرام کی ایک جماعت جن میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا مفتی مظہر شاہ صاحب دامت برکاتہم بھی شامل تھے۔ حضرت دامت برکاتہم کو رُخصت کرنے کے لیے ایئر پورٹ تک ساتھ گئی اور تقریباً 3 بجے حضرت پُورے اعزاز کے ساتھ روانہ ہوئے، اب ہماری نگاہیں حضرت کی زیارت سے محروم ہیں لیکن جو فکر اور سوچ اور جذبہ عمل حضرت نے ہمیں دیا اس سے ہمارے دل و دماغ معمور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہل حق کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے۔

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز

NBB

نفیس بُک بائنڈرز

ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے

نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے

مُناسب نرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجُوع فرمائیں

۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور ○ فون 7322408

تقریب سنگِ بُنیاد میں

شرکت فرمانے والے عُلماء اور صلحاء کے اسماءِ گرامی

امیر الہند حضرت اقدس مولانا السید اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ صدر جمعیت عُلماءِ ہند

حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سرپرست اعلیٰ جامعہ مدنیہ جدید و ممبر شوریٰ و امیر مجلس ختم نبوت

حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیت عُلماءِ اسلام

حضرت سیّد انور حسین نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا جمشید احمد صاحب دامت برکاتہم تبلیغی مرکز رائے ونڈ لاہور

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دامت برکاتہم (بھکر) امیر جمعیت عُلماءِ اسلام پنجاب

حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب دامت برکاتہم (کراچی) ممبر شوریٰ جامعہ مدنیہ (جدید)

حضرت مولانا امیر حسین صاحب گیلانی دامت برکاتہم (اوکاڑہ)

حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی دامت برکاتہم فاتح قادیانیت

حضرت مولانا عبد المجید صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث مدرسہ باب العلوم کہروڑ پکا

حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور۔

الشیخ مرابطین[1] محمد الجزائری دامت برکاتہم فرانس

حضرت مولانا محمد انور صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم کبیر والا

---

[1] شیخ ۱۰ رمئی کو تشریف لے آئے تھے مگر پروگرام ایک ماہ بعد ۱۱ رجون کو ہونا تھا اتنا عرصہ پاکستان میں قیام مشکل تھا اس لیے پروگرام سے قبل واپس تشریف لے گئے مگر سنگِ بُنیاد کے لیے تبرکاً ایک اینٹ پر دم فرمایا جو تقریب کے روز بُنیاد میں رکھ دی گئی۔

حضرت مولانا ظفر احمد قاسم صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ خالد بن ولیدؓ وہاڑی

پیرجی حضرت عبدالحفیظ صاحب دامت برکاتہم چیچہ وطنی

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دامت برکاتہم اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ

حضرت مولانا عبدالرشید صاحب کشمیری دامت برکاتہم اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم استاذ الحدیث و نائب مفتی جامعہ مدنیہ

حضرت مولانا نعیم الدّین صاحب دامت برکاتہم استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب دامت برکاتہم استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ وخطیب مسجد بلال پارک

حضرت مولانا خالد محمود صاحب دامت برکاتہم اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب دامت برکاتہم فاضل جامعہ مدنیہ

حضرت مولانا میاں عبدالرحمان صاحب دامت برکاتہم فاضل جامعہ مدنیہ وخطیب جامع مسجد حاجی رحمت اللہ انارکلی لاہور۔

حضرت مولانا محب النبی صاحب دامت برکاتہم لاہور

قاری عبدالقیوم صاحب دامت برکاتہم

مولانا انعام الحق صاحب خطیب مسجد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔

نوٹ: اُستاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب دامت برکاتہم العالیہ علالت کی بناء پر تشریف نہ لاسکے بندہ کی درخواست پر اینٹ دم کرکے عنایت فرمائی۔ محمود میاں غفرلہ

حضرت اقدس بانیٔ جامعہؒ کا باطنی مقام
اور
حضرت شیخ الاسلامؒ کی شہادت

حضرت اقدس والدِ گرامی نور اللہ مرقدہ کی تحریر کے مطابق ۲۵ رشعبان ۱۳۶۷ھ کو بخاری شریف ختم ہوئی اسی روز شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت ہو چکے تھے اور مراحلِ سلوک طے کرنا شروع کر دیے تھے۔ فوراً ہی "شکر" کا سلسلہ شروع ہو گیا جو مسلسل ایک برس چلتا رہا۔ حضرت دادا جان نور اللہ مرقدہ نے ظاہری صورتِ حال سے پریشان ہو کر حضرت اقدس شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کو خط تحریر فرمایا جس پر حضرت نے درج ذیل جوابی خط تحریر فرمایا اس وقت حضرت اقدس والد گرامیؒ کی عمر صرف ۲۳ برس تھی۔ اور اتنی ہی عمر میں حضرتؒ نے خرقۂ خلافت عطا فرمایا تھا۔ حضرتؒ کے تمام خلفاء میں سب سے کم عمری میں آپ کو خلافت عطا ہوئی۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

محترم المقام زید مجدکم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج مبارک

آپ کا والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ مولانا عبدالحق صاحب کے ارادوں سے مجھے کوئی اطلاع نہیں ہے، مگر میرا آپ پر سخت اعتراض ہے کہ آپ سال گزشتہ کے ایام کو موصوف کے لیے رضاعت کے ایام شمار کرتے ہیں۔

محترما! موصوف نے اس مدت میں سلوک میں نہایت بیش بہا ترقی کی ہے جو کہ لوگوں کو سالہا سال میں حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اگر وہ اسی رفتار پر رہا تو قریب ہے کہ اوس کو اوس معیار پر مجاز ہونے کا فخر حاصل ہو جائے جو کہ حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا تھا۔ شکر کیجیے کفران نعمت سے باز آیئے۔ وہ اپنے باپ دادا سے بہت بڑھ گیا ہے۔ عزیز موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ اگر کچھ دنوں فراغت

اور دلجمعی سے مشاغل قلبیہ وروحیہ انجام دے دے تو مجھ کو قوی اُمّید ہے کہ وہ بہت اعلیٰ ترقی کرے گا اس لیے آپ جلد بازی اور اضطراب سے کام نہ لیں۔ اوسکے اوقات ضائع نہیں ہو رہے ہیں ۔ اگر بالفرض اس شوال یا اس سال میں کوئی تعلیمی مرتبہ حاصل نہ ہو تو بلا سے۔ مَیں تو موجودہ حالت میں اوسکے لیے تعلیمی مشغلہ چند مہینوں کے لیے مفز سمجھتا ہوں۔ آپ جو کچھ اوس پر خرچ کر رہے ہیں اوس سے مت گھبرائیے۔ میرے خیال میں گزشتہ اخراجات سے اس زمانہ کا خرچ بہت ہی بہتر اور مفید ہے۔

والسّلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

بروز شنبہ ۱۹ ر رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ ہجری

حضرت لاہوریؒ کی نظر میں حضرت بانیٔ جامعہؒ کا مقام

۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیان میں لاہور میں مقیم تھا اور شارٹ ہینڈ بھی سیکھتا تھا۔ اس دوران میں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی رہتی تھی ایک بار حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس میں حضرت مولانا سیّد حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یُوں ارشاد فرمایا کہ

" اگر کسی نے زندہ پیر دیکھنا ہو تو جامعہ مدنیہ چلا جائے اور اُن کی زیارت کرے"

چونکہ میں اس وقت اس مجلس میں حاضر تھا اس لیے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کلمات مَیں نے خود اپنے کانوں سے سُنے ان دونوں اکابر کا آپس میں کتنا گہرا تعلق تھا اس کا اندازہ لگانے کے لیے حضرتؒ کے یہ کلمات کافی ہیں۔

دستخط حکیم علی احمد

دواخانہ مقدونیہ جوہر آباد

۳ ر جولائی ۱۹۹۶ء

مکتوب گرامی

حضرت حکیم الاسلامؒ بنام حضرت بانیٔ جامعہؒ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیّب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کی حضرت اقدس بانی جامعہ کے نام " تاریخی تحریر" جس میں ان کو پاکستان میں مسلک دیو بند کی ترجمانی کے منصب اعلیٰ کا اہل قرار دے کر دیو بندی بریلوی اختلافی مسائل کا حل تلاش کرکے اُمّت میں یگانگت پیدا کرنے کی ذمّہ داری سونپی گئی تھی۔ محمود میاں غفرلہ

محترمی وعزیزی مولانا حامد میاں صاحب زید مجدہ

سلام مسنون نیاز مقرون۔ اس وقت ایک ضروری امر کی طرف آپ کی توجہ منعطف کرانی ہے جو منصوبہ اس وقت عرض کر رہا ہوں وہ ہندوستان میں بھی بعض دوستوں اور بزرگوں سے عرض کر چکا ہوں ——— ——— پاکستان میں آپ کی اُفتادِ طبع اور مزاجی خصوصیات کے لحاظ سے چونکہ آپ سے اس منصوبہ کی تکمیل کی توقع بندھتی ہے اس لیے آپ کی خدمت میں بھی اُسے پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔

دیو بندی بریلوی نزاع عرصہ دراز سے چل رہا ہے اور اس سے قوم کو جس قدر نقصان پہنچا ہے وہ مشاہد ہے، کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ اس سلسلہ میں یہ واقعہ ہے کہ میری سمجھ میں اب تک بھی نہیں آیا کہ ما بہ النزاع کیا چیز ہے ؟ یہ دونوں جماعتیں نہ صرف اسلامی عقائد مبدأ معاد ——— میں متحد ہیں بلکہ فقہ حنفی کی پیروی اور راہِ سلوک میں حضراتِ صُوفیہ قدس اللہ اسرارہم کے طرقِ تصوف میں بھی متحد اور ہم خیال ہیں۔ بنیادوں کے متحد ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ کچھ فروعی اختلافات ہو سکتے ہیں جو ہر زمانہ میں عُلماء میں رہے ہیں۔ سو وہ نزاع و جدال کی حدّ کی باتیں نہیں اس لیے میرا جذبہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ اگر باہمی رواداری سے ——— الدین والاسلام اس میں کوئی اتّفاق و وداد کی راہ نکل آئے تو اُمّت اس دَورِ فتن میں ایک بہت بڑے مہلکہ سے نکل آئے گی۔ فریقین میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہیں لیکن فریقین ایک دوسرے سے استفادہ کرنے سے محروم ہیں۔ اگر آپ اس سلسلے میں کوئی

ایسا اقدام فرمائیں کہ یہ نزاع یا رفع ہو جائے یا کم از کم غیر مؤثر بن جائے تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہو گی جو ملک اور قوم کی آپ انجام دیں گے۔ میرا گمان یہ ہے کہ ان حضرات میں بھی ایسے حضرات تلاش کے بعد نکل آئیں گے جو یہی جذبہ رکھتے ہوں گے اگر آپ اس سلسلے میں اس کی جستجو فرمائیں تو دارین کے لیے ایک سُرخروئی کا باعث ہوگا۔ میں اس ملک کا باشندہ نہیں ہوں ورنہ میرا جذبہ تھا کہ میں خود ان حضرات کے پاس جا جا کر اس ــــــ کا اظہار کروں اس بارہ میں آپ پر نظر پڑتی ہے کہ آپ اسے آگے بڑھائیں گے۔ کم از کم اپنی جدوجہد کر لیجیے۔ ان یریدا اصلاحًا یوفق اللہ بینہما۔ اُمّید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ میں خود بھی اس بارے میں امکانی حد تک ساعی رہوں گا۔

وباللہ التوفیق۔

محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

وارد حال لاہور ۲۸ [illegible] ۸۸ء

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے وہ ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جا رہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرما دیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ بن سکے۔ (ادارہ)

مکتوبِ گرامی

حضرت مفتی محمود صاحبؒ بنام حضرت بانیٔ جامعہؒ

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے نام حضرت اقدس مولانا مفتی محمود صاحب کا یادگار خط جو دونوں بزرگوں کے باہمی تعلق و محبت کی عکاسی کر رہا ہے۔

باسمہ تعالیٰ

حامدًا مصلیًا مسلّمًا

الاغر الارشد الفاضل الجلیل ذالمجد الاثیل المولوی حامد میاں بورك فی درجاتکم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی خیریت طرفین مسئول

عرصہ ہُوا ہے کہ احقر کو معلوم ہُوا کہ آپ اپنے محبوب وطن ۔ والد محترم و دیگر اقارب و اکابر کو خیر باد کہہ کر دیارِ پاک سے تشریف لاکر لاہور میں رونق افروز ہیں ۔ اس حقیر کا فریضہ تھا کہ اطلاع پاتے ہی آپ کی خبر گیری کرتا اور اپنی حقیر خدمات سے آپ کی دل جوئی کرتا لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہُوا کہ آپ مدرسہ اشرفیہ میں خدمت تدریس میں مصروف ہو چکے ہیں اس لیے کچھ اطمینان بھی ہُوا اور یہ اطمینان اس کا باعث ہُوا کہ سرعت سے عریضہ نہ پیش کر سکا ۔ اب اس عریضہ سے احقر کا مقصد وحید یہ ہے کہ اس عاجز سے جس نوع خدمت متصور ہو سکتی ہے ۔ اس میں کسی قسم کا دریغ ممکن نہیں ۔ آپ یُوں تصوّر کریں کہ یہاں پاکستان میں میرا ایک ایسا خادم بھی موجود ہے جس کی تمام طاقتیں آپ کی مملوکہ ہیں اور جو ہر مصیبت غم و درد (اعاذنا اللہ) میں آپ کے ساتھ شریک ہو سکتا ہے۔ عاجز کے قلب میں آپ کے لیے جو جگہ ہے اس کی تعبیر قالب الفاظ میں ڈھل نہیں سکتی اور نہ قلم ایسے نقوش لکھنے پر قادر ہے جو مطابقۃً اس پر دلالت کرتے ہوں ۔ حضرت الاستاذ جناب مولانا محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کے الطاف و عنایات اس حقیر پر اتنے ہیں جن کا داعیہ تقاضا ہے کہ مَیں بلا چون چرا اپنے کو آپ کے لیے وقف کر دُوں ۔ میرے عریضہ کو تصنع اور

عرفی تحریروں سے کوسوں دُور سمجھیے۔ نہایت سادہ الفاظ میں پھر آپ سے استدعا کروں گا کہ جو بھی احقر کے لائق خدمت ہو سکے۔ بلا تکلّف احقر کو لکھیں حسب الاستطاعت اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کو فخر سمجھوں گا۔ ابھی پرسوں حضرت الاستاذ مدظلہم کا والانامہ موصول ہُوا تھا۔ محبّت آمیز الفاظ سے حقر کو نوازا گیا تھا۔ بالکل عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

استاذ محترم حضرت مولانا محمد عجب نُور صاحب بنوں شہر میں ایک مدرسہ عربیہ کی بُنیاد ڈال چکے ہیں اہتمام کی خدمت ان کے سپرد ہے خوش وخرم ہیں۔ واپس مراد آباد جانے کا خیال ترک کر چکے ہیں ان کے صاحبزادہ حافظ عبد الحلیم یہاں میرے پاس مقیم ہیں۔ مختصر المعانی۔ سُلّم نور الانوار پڑھتے ہیں۔ احقر کے مختصر حالات یہ ہیں کہ پہلے تین سال میانوالی کے ایک مدرسہ میں خدمت تدریس انجام دیتا رہا۔ پھر اس کے بعد اپنے صُوبہ سرحد میں خدمت علوم باقاعدہ کرتا رہا۔ نیز سیاسی خدمات بھی حتی الوسع کرتا رہا۔ پاکستان بن جانے کے بعد سیاسی تعطل کا زمانہ آیا جس میں چند سال گزارے لیکن تدریس باقاعدہ کرتا رہا۔ عرصہ دو سال سے یہاں ملتان میں مدرسہ قاسم العلوم نے احقر کو مدعو کیا۔ اب دو سال سے یہاں حسب الاستطاعت کام کرتا ہوں۔ افتاء کا کام بھی احقر کے سپرد ہے۔ اس کے علاوہ ہدایہ آخرین۔ مسلم شریف۔ قاضی مبارک۔ شمس بازغہ۔ مسلم الثبوت پڑھاتا ہوں۔

اُمّید واثق ہے کہ آپ ضرور اپنے کوائف سے تفصیلاً اطلاع دیں گے۔ یہاں پہ آنے کے اسباب بھی اگر اختصار سے تحریر فرمائیں تو عنایت ہو گی۔ حافظ عبد الحلیم صاحب کی جانب سے سلام مسنون قبول ہو۔

مجھے اُمّید ہے کہ میری صُورت آپ کے ذہن مُبارک سے زائل نہ ہُوئی ہو گی۔ اس لیے کہ یہ حقیر تو اب تک مراد آباد کے زمانہ اور آپ کے والد محترم کے الطاف کو از بر کیے ہُوئے ہے۔

دعوات صالحہ میں اس حقیر کو فراموش نہ فرمائیں۔ غائبانہ دعوت کی اجابت سریع ہوتی ہے۔

المقاصد قاصیۃ وان هذا العبد الحقير الضعيف كلّ لا يقدر على شيئ الا بفضل الله جل مجدہ دمتم وفزتم بمارمتم۔

والسّلام

محمود ڈیرئی عفا اللہ عنہ۔ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

۲۱ جمادی الاولیٰ ۷۲ھ

مکتوب گرامی

حضرت شیخ الحدیثؒ بنام حضرت بانیٔ جامعہؒ

۱۰ شوال ۹۹ھ

مکرم و محترم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ بدست حاجی محمود صاحب موصول ہوا۔ یہ ناکارہ رمضان سے قبل سہانپور پہنچا، واردین صادرین کا اس قدر ہجوم ہے کہ ہر وقت مصافحوں کا ہنگامہ رہتا ہے۔ رمضان میں بھی طبیعت خراب رہی۔ آپ کی صحت کے لیے دِل سے دُعا کرتا ہوں حق تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے، آپ کے مدرسہ کے لیے بھی دُعاؤں سے دریغ نہیں ہُوا حق تعالیٰ مکارہ اور شرور سے پُوری حفاظت عطا فرماکر ترقیات سے نوازے عزیزان محمود و مسعود سے سلام مسنون، یہ ناکارہ سب کے لیے دل سے دُعا کرتا ہے۔

(فقط) والسلام حضرت شیخ مدظلہ

بقلم محمد سلمان

حضرت شیخ الحدیثؒ بنام حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب

باسمہ سبحانہ۔ عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی محمود میاں سلمہ بعد سلام مسنون بھائی صغیر سلمہ کی معرفت تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ یہ ناکارہ تمہارے لیے۔ تمہارے والد صاحب کے لیے تمہارے اعزہ اقرباء اور مدرسہ کے لیے دل سے دُعا کرتا ہے۔ حضرت مولانا محمد میاں صاحب نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کی شفقتیں جو ہمیشہ اس ناکارہ پر رہیں وہ بھلائی نہیں جاسکتیں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے تمہیں اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے نامرضیات سے حفاظت فرمائے اور اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے اور صدیقین میں داخل فرمائے وماذالک علی اللہ العزیز اس کا بہترین راستہ اتباعِ سُنّت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حیات طویلہ نصیب فرمائے اور اس میں اپنی مرضیات کا کام زیادہ سے زیادہ لے۔ آپ نے اپنے لیے دُعاؤں کے لیے مفتی[1] صاحب کا ہم نام ہونا لکھا ہے مگر آپ کے دادا صاحب کے احسانات تو خود دُعا کے لیے موجب ہیں اپنے بڑے بھائی سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ اُن کے لیے بھی دُعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم حبیب اللہ (کراچی) ۱۶ رجولائی ۱۹۷۷ء

[1] صفحہ ۶۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

رائے گرامی

امیر الہند حضرت اقدس مولانا سیّد اسعد مدنی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

مَیں مؤرخہ ۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱ جون ۲۰۰۰ء کو پاکستان (لاہور) مسجد حامدؒ و جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائے ونڈ کا سنگِ بُنیاد رکھنے کے لیے حاضر ہُوا۔

حضرت مولانا سیّد حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت والدصاحب شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ میرا حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی و قلبی تعلق تھا۔ اسی نسبت سے ان کے صاحبزادگان کے پاس پہلے بھی کئی بار آنا ہُوا حضرت کی تجویز بلکہ شدید خواہش تھی کہ علوم اسلامیہ کی نشرو اشاعت کے لیے وسیع پیمانے پر کام ہو اس کے لیے ایسے مدرسہ کی ضرورت تھی جہاں بیک وقت کثیر تعداد میں تشنگان علوم نبوّت اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔ اسی سلسلہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رائے ونڈ کے قریب بستی محمد آباد میں ۲۹ ایکڑ پر مشتمل وسیع و عریض جگہ مسجد و مدرسہ کی تعمیر کے لیے خریدی اور مسجد کے سنگِ بُنیاد کے لیے حضرت والدصاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جبل اُحد کے ایک پتھر پر دم بھی کروایا لیکن حضرت کی یہ خواہش اُن کی زندگی میں پُوری نہ ہوسکی۔

ما کل مایتمنی المرء یدرکہ تجری الریاح بما لا تشتھی السفن

اب ان کے خلف رشید عزیزی مولانا سیّد محمود میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اُن کی خواہش کے مطابق محمد آباد رائے ونڈ میں جامعہ مدنیہ (جدید) کے نام سے مدرسہ کا آغاز کرچکے ہیں۔ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جاچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات سے گزارش ہے کہ جس طرح ہو سکے دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح ان کا تعاون فرمائیں اور اس کی تعمیر و ترقی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں یہ آپ کا اپنا مدرسہ ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون

اللہ رب العزّت سے دُعا ہے کہ یہ مسجد و مدرسہ تا قیامت علم و عرفان کی بارش برساتے

رہیں اس میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہو اس کی تعمیر و تکمیل کے تمام مراحل آسانی اور سہولت سے طے ہو جائیں اور یہ علوم اسلامیہ کا مرکز اور مہمانان رسول کا مرجع بنا رہے۔

اللہ تعالیٰ اہلِ اہتمام و انتظام کی ان مخلصانہ کاوشوں اور مساعی کو قبول فرماتے زیادہ سے زیادہ تشنگان علوم کو ان سے فیض حاصل کرنے کی توفیق دے اور انہیں تادیر علوم اسلامیہ کی اشاعت و احیار کی سعادت حاصل ہوتی رہے۔ فقط

اسعد مدنی غفرلہ

۷ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

رائے گرامی

قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

المحمود اللہ جل جلالہ والمصلی والمسلم علیہ محمد وآلہ - وبعد

اللہ رب العزت نے حضرت الشیخ مولانا سیّد حامد میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خواہش اُن کی رحلت کے کئی برس بیت جانے کے بعد اس طرح پُوری فرما دی کہ ۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ بروز اتوار حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز کے جانشین جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رائے ونڈ روڈ پر جامعہ مدنیہ (جدید) کے احاطہ میں جامع مسجد حامدؒ کا سنگِ بُنیاد رکھ دیا اور اس طرح اس عظیم منصوبہ پر کام کا آغاز ہُوا جس کے لیے حضرت رحمہ اللہ کے متعلقین کا وسیع حلقہ منتظر تھا۔

احقر کو حضرت رحمہ اللہ سے نہایت قریبی تعلّق کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کا حضرت مولانا محمد میاں صاحب قدس سرہٗ سے تعلّق ایک شاگرد کا رہا۔ اور پھر یہی

تعلّق تلمّذ[1] حضرت مولانا حامد میاں صاحبؒ کا حضرت مفتی صاحبؒ سے رہا۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی رحلت کے بعد جب جمعیۃ علماء اسلام پر مشکل وقت آیا تو حضرت مولانا حامد میاں صاحب تھے۔ جنھوں نے جمعیۃ کی بقا اور اس کی نظریاتی مستقبل کے تحفّظ کے لیے کارکنوں کو حوصلہ دیا۔ جامعہ مدنیہ نے جمعیۃ علماء کے مرکز کی حیثیّت اختیار کی۔ کارکنوں اور علماء نے آپ کو جمعیۃ کا مرکزی امیر منتخب کیا۔ اور احقر کو آپ کے ساتھ بطور ناظم عمومی کام کرنے کا موقعہ ملا اور اس طرح احقر کو آپ کے علمی مقام اور آپ کے سیاسی تدبّر کا قریب سے مشاہدہ کا موقعہ ملا۔ آج جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور آپ کی یادگار ہے۔ جس کا انتظام و انصرام برادرم حضرت مولانا رشید میاں صاحب مدظلہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور رائے ونڈ روڈ پر جامعہ مدنیہ (جدید) اور جامع مسجد حامد کا نیا عظیم الشّان منصوبہ جس کی نگرانی برادر مکرم مولانا محمود میاں صاحب مدظلہ فرمارہے ہیں۔ انشاء اللہ مستقبل میں ایک عظیم الشّان ادارہ کی صورت میں تشنگان علوم دینیہ کے لیے مرجع ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جامعہ کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے سرفراز فرمائے اور اہلِ خیر حضرات کو ادارہ کی اعانت کرنے کی توفیق عظیم نصیب فرماوے۔ آمین

فضل الرحمٰن

خادم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ ۔ ۱۱ جون ۲۰۰۰ء اتوار

---

[1] باسمہ سبحانہٗ۔ فائدہ: حضرت اقدس والد ماجد مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس سرہ العزیز نے مجھے بتلایا تھا کہ "جب مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت والد مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے انڈیا میں تعلیم حاصل کرتے تھے تو وہ اپنی بعض تصانیف کے مسودات کی نقل اور املاء کا کام مفتی صاحبؒ کے سپرد فرما دیا کرتے تھے۔ والد صاحبؒ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مَیں چھوٹا تھا۔ ابتدائی فارسی کا ایک رسالہ اس دور میں پڑھایا جاتا تھا۔ اس رسالہ کا نام "نادر" تھا۔ حضرت والد صاحبؒ نے مفتی صاحبؒ سے فرمایا کہ تم فارغ وقت میں ان کو یہ رسالہ پڑھا دیا کرو تو کچھ عرصہ وہ مجھے یہ رسالہ پڑھاتے رہے ہیں"۔ کیونکہ حضرت مفتی صاحبؒ نے ہندوستان میں تعلیم حاصل کی اور باقاعدہ تدریس کا آغاز پاکستان میں کیا لہٰذا مَیں نے یہ فائدہ تحریر کر دیا تاکہ آئندہ کسی کو تاریخی طور پر ابہام واشکال پیش نہ آئے۔ حضرت والد صاحبؒ قدس سرہ العزیز کی عمر مُبارک قمری سال کے حساب سے ۶۳ برس ہُوئی۔ سن وفات ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی عمر مبارک قمری لحاظ سے ۶۳ برس ہوئی سن وفات ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء قمری تاریخی اعتبار سے حضرت مفتی صاحبؒ والد صاحبؒ سے آٹھ برس بڑے ہُوئے۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

(۲۱ ربیع الثانی، ۲۴ جولائی ۲۰۰۰ء)

رائے گرامی

شیخ المشائخ حضرت سید انور حسین نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم

جامعہ مدنیہ (جدید)

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی خوابوں کی تعبیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

جامعہ مدنیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی خوابوں کی تعبیر ہے، زمانۂ طالب علمی ہی سے آپ کو تعلیم و تدریس سے خاص مناسبت تھی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے تلمذ اور فیضِ صحبت سے آپ کی خداداد صلاحیتوں کو جلا ملی۔ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کے دل و دماغ میں "جامعہ مدنیہ" کا خاکہ اُبھرنے لگا۔ تقسیمِ برِّصغیر کے کچھ عرصہ بعد آپ نے سرزمین پاکستان کا رُخ کیا۔ لاہور کو اپنا مستقر بنایا اسی قدیم شہرِ علم و عرفان میں آپ نے "جامعہ مدنیہ" کی داغ بیل ڈالی۔ ابتدائی دَور میں بڑے مسائل و مصائب سے گزرنا پڑا لیکن آپ نے نہایت تندہی اور ثابت قدمی سے تند و تیز حالات کا مقابلہ کیا۔ راقم سطور نے بھی اس زمانہ میں آپ کی درد مندی اور دل سوزی کا خُوب مشاہدہ کیا۔

شہر لاہور میں مختلف مقامات کو مرکز تعلیم و تدریس بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کریم پارک میں "جامعہ مدنیہ" کو مرکز علوم بنایا جہاں تادم حیات آپ علوم مصطفوی کا دریا بہاتے رہے حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ "جامعہ مدنیہ" کے لیے ایک وسیع تر منصوبہ رکھتے تھے، چنانچہ "ھل من مزید" کا جذبہ لیے ہُوئے آپ نے "رائے ونڈ" کے قریب ایک وسیع رقبۂ اراضی خرید کیا۔ آپ ابھی اپنے

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمہ اللہ و نور اللہ مرقدہٗ
اور
شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد المدنی قدس سرہ العزیز

❁*❁*❁

از محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث و بانی جامعہ مدنیہ و خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

❁

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں متعدّد بار حاضری ہوئی اور ہر مرتبہ آپ کی مجلس میں یہی ہوا کہ جیسے حضرت مدنی قدس سرہٗ کی دُوری بلکہ وفات نے بھی ان کی محبّت میں کوئی فرق نہیں پیدا کیا حالانکہ یہ دونوں ہی چیزیں جذبۂ محبّت کو سرد کرنے والی ہوتی ہیں بقول شاعر

طبیعت کو ہو گا قلق چند روز سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائے گی

ایک مرتبہ حاضری ہوئی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس حضرت مدنی رحمہ اللہ کا ایک مکتوب ہے جو میرے لیے ذریعہ نجات ہے۔ یہ فرمانے کے بعد ایک چوکھٹہ میں جڑا ہوا مکتوب لائے ایک تمہیدی تقریر فرمائی کہ کامل وہ ہوتا ہے جو تحریر دیکھ کر ہی دل کے حالات معلوم کر لے۔ مَیں نے تقسیم ہند کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا کہ ہم بہت دُور ہو گئے ہیں جس پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یہ مکتوب تحریر فرمایا جسے میں ذخیرۂ آخرت سمجھتا ہوں۔

مکتوب کا متن تو مجھے مستحضر نہیں رہا البتّہ یہ مفہوم یاد ہے کہ جواب میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پر اثر الفاظ میں تشفی دی کہ محترما! "ہمارا تعلق جسمانی قرب و بعد پر منحصر نہیں ہے یہ ایسا تعلق ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے ہم سب ہی حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کے دریوزہ گر اور خواجہ تاش ہیں"۔

(۱) حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے خط میں ایسا تأثّر ظاہر نہیں کیا تھا لیکن حضرت مدنی قدس سرہ کامل تھے اس لیے میری قلبی کیفیّت ان پر منعکس ہوئی کہ

مقاصد و عزائم کے خاکوں میں رنگ بھر ہی رہے تھے کہ ١٤٠٨ھ میں آپ نے دارِ فانی سے جہانِ باقی کو رحلت فرمائی۔

ابھی حال ہی میں ۷ ربیع الاوّل ١٤٢١ھ (١١ رجون ٢٠٠٠ء) کو آپ کی تمنّاؤں کے مطابق حضرت مولانا محمدؐ اسعد مدنی مدظلہ فرزند ارجمند و جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے رلتے ونڈ میں جامعہ مدنیہ (جدید) کی مسجد حامدؒ کا سنگِ بنیاد رکھا۔

بحمداللہ تعالیٰ جامعہ مدنیہ (جدید) اب مولانا سیّد محمود میاں سلمہٗ کے اہتمام میں تعمیر و تکمیل کی منزلیں طے کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور جامعہ مدنیہ کے فیض علوم کو چار دانگِ عالم میں پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولاناؒ کے صاحبزادگان کو علم و عمل کی دولت سے مالا مال کرے اور انھیں "جامعہ مدنیہ" کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے عمر دراز عطا فرمائے۔ بجاہ سیّد الاوّلین والآخرین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

احقر نفیس الحسینی

"انوارِ مدینہ" میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حاشیہ صـ ۵۵

ـــ اس سیاہ کار نے اپنے خط میں یوں لکھا تھا کہ "میں نے معتبر راویوں سے سُنا ہے کہ آنجناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہم کے لیے دُعا فرماتے ہیں۔ میرا نام بھی محمود ہے اس طرح آنجناب کے لیے یادآوری سہل ہوسکتی ہے۔" اس کے جواب میں حضرت قدس سرہ العزیز نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

مَیں نے اگرچہ الفاظ ایسے نہیں لکھے تھے لیکن لکھتے وقت مجھ پر رقت کا عالم تھا۔ حضرت مدنیؒ نے جواب میں میری قلبی کیفیّت کا خیال فرمایا اور یہی شیخ کا کمال ہے۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب نور اللہ مرقدہ کے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تعلّق سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا تعلّق محض لوجہ اللہ تھا اور یہ تعلّق بھی شریعت میں نہایت پسندیدہ ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے این المتحابون لجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لاظل الاظلی۔ یعنی قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو میری (اور میرے دین کی) عظمت کی خاطر آپس میں محبت رکھتے تھے آج مَیں انہیں اپنے سایہ (رحمت) میں جگہ دوں گا جس دن بجز میرے سایہ کے کوئی سایہ نہیں"۔

یہ کتنی بڑی بشارت ہے کہ جس کے مستحق ہمیں حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ نظر آرہے ہیں

(۲) حضرتؒ نے فرمایا کہ "مَیں ایسے ہی نہیں بلکہ علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ روئے زمین پر حضرت مدنی قدس سرہٗ جیسی کوئی دوسری جامع و بلند پایہ شخصیت موجود نہیں ہے فرمایا کہ مجھے حضرت مدنیؒ کے سامنے گھٹنوں بھی اگر بیٹھنا ہوتا تو ہمیشہ دو زانو بیٹھا کرتا تھا۔ اور مَیں نے یہ خواہش کی کہ میری ڈاڑھی کے بال حضرت کی مبارک جوتیوں میں سی دیے جائیں"۔ اس سے جہاں حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی بلندی مقام ظاہر ہوتی ہے وہاں حضرت شیخ التفسیر قدس سرہ کی غایت درجہ تواضع و انکساری بھی ظاہر ہوتی ہے آج کل مرید اپنے شیخ سے اتنی عقیدت رکھتے نظر نہیں آتے چہ جائے کہ ایک شیخ کامل دوسرے شیخ کامل سے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا کہ یا یھا الناس تواضعو فانی سمعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ (او کما قال)

اے لوگو! تواضع اختیار کرو کیونکہ مَیں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو اللہ کو خوش کرنے کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی نصیب فرماتا ہے۔

کیا ٹھکانا ہے اس عظمت و رفعت کا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ التفسیر کو اس کی جزا میں عطا فرمائی کہ پاکستان میں (پاکستانی) مشائخ طریقت میں کسی سے اتنا فیض نہیں ہُوا جتنا حضرت

سے پھیلا اور آپ سرگروہِ عُلماء قرار پائے۔

(۳) حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ اکل حلال اور اس کی سعی بلیغ کے لیے بار بار تاکید فرماتے تھے اور ان کی تاکید ان حضرات کو بھی شامل ہوتی تھی کہ جنھوں نے روپیہ خود نہیں حاصل کیا بلکہ اُنھیں کسی نے ہدیۃً دے دیا کہ وہ غور کریں کہ یہ جائز ذرائع سے آیا ہے یا نہیں؛ اس میں عُلماء، صلحاء اور مشائخ سب ہی کے لیے عبرت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

جن احادیث مقدسہ میں تاکید اکل حلال کی آئی ہے وہ بہت زیادہ ہیں لیکن اسی تاکید کو پیش کرنے والے عُلماء کم اور عمل کرنے والے حضرات بہت ہی کم ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ وکلوامما رزقنٰکم حلالاً طیبا اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق خیر بخشیں۔

(۴) حدیث شریف میں وارد ہے لیس منا من لم یرحم صغیرنا۔ حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ باوجود اس بلند پایہ شخصیّت کے مالک ہونے کے چھوٹوں کے ساتھ بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ میرا نام بھی ان ہی چھوٹوں کی فہرست میں ہے کہ جن کی درخواست پر بار بار تسلّی بلکہ بشارت کے کمالات ارشاد فرماتے ایک مرتبہ جامعہ کی مالی کمی کا تذکرہ تھا حضرت اقدس نے دُعائیں بھی دیں اور اپنی بعض مخصوص دُعائیں بھی ایک طویل تمہید کے بعد تعلیم فرمائی۔ فجزاہ اللہ عنی خیرًا۔

(۵) ایک مرتبہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ رکن قومی اسمبلی ہمارے ہاں تشریف فرما تھے میں نے تذکرہ کیا کہ میرے بعض معتبر احباب نے بیان کیا کہ حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے خوشبو آتی رہی بلکہ محمود صاحب نے تو وہ مٹی اپنے پاس رکھی بھی اور اس میں معلوم ہوتا تھا کہ ذاتی خوشبو تھی۔

اس پر جو حضرت مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا وہ مجھے بہت ہی پسند آیا کہ اس میں کیا تعجب ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف کی خدمت میں عمر گزاری تھی تو اُن کے مزار سے خوشبو آتی رہی اور مٹی مشک ہوتی رہی یا مشک جیسی خوشبو دیتی رہی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی خدمت میں عمر گزاری تو کیا استبعاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اظہارِ کرامت کے لیے ایسا کر دیا ہو۔ من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فلنحیینہٗ حیوٰۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم

(بقیہ بر صـ۶۸)

وفیات

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو صدمہ

گزشتہ ماہ ۲۳ر جولائی کو حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اہلیہ محترمہ وفات پاگئیں اِنّا لِلّٰہ واِنّا الیہ راجعون مرحومہ بہت پاکباز نیک و صالح خاتون تھیں اِن کی وفات سے حضرت مدظلہم العالی اوران کے خاندان کو شدید صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مدظلہم اور سب اہلِ خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ادارہ حضرت کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ العزیز کے خلیفہ حضرت صوفی اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ گزشتہ ماہ ۱۶ر جولائی کو مدینہ منورہ میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہ واِنّا الیہ راجعون حضرت صُوفی صاحبؒ اپنے اکابر سے بے انتہاء عقیدت و محبت رکھتے تھے آپ کی بہت سی تالیفات ہیں۔ بانی جامعہ حضرت اقدس قدس سرہ العزیز سے تعلّق استرشاد کے ساتھ ساتھ بہت عقیدت و محبّت رکھتے تھے اُن کو دیکھتے تو قدموں میں گرجاتے اور پاؤں مُبارک چُوم لیتے جناب محترم الحاج مبین احمد صاحب مدظلہم نقل فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت صُوفی صاحبؒ حضرت اقدس قدس سرہ العزیز کے ہمراہ میرے گھر واقع اسلام پورہ (کرشن نگر) دعوت پر تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ حضرت مولانا جیسا ظاہر و باطن کے اعتبار سے پاک وصاف اور کوئی شخص نہیں ہے اُن کو پکڑے رکھنا۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اُن کی یہ بات مَیں نے پلّے باندھ لی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صُوفی صاحبؒ کی مغفرت فرماکر اپنے ہاں بلند درجات نصیب فرمائے۔ آمین

جوہر آباد ضلع خوشاب کے مشہور عالم مولانا غلام ربانی صاحب گزشتہ ماہ کی ۲۷ تاریخ کو حرکتِ قلب بند ہوجانے سے وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون مولانا عرصہ دراز سے دینی خدمات انجام دے رہے تھے جوہر آباد میں آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کر رکھا ہے۔ مولانا شروع سے آخر تک جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ رہے اُن کی وفات سے مقامی طور پر جو خلاء پیدا ہُوا ہے وہ ایک عرصہ تک پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرماکر آخرت کے بلند درجات نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

گزشتہ ماہ ۸ رجولائی کو جناب قاری اختر عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم دار العلوم اسلامیہ اقبال ٹاؤن کی اہلیہ محترمہ جو حاجی لیاقت صاحب کی والدہ تھیں مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئیں اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون مرحومہ بہت نیک طبیعت خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

۱۳ رجولائی کو انقلابی شاعر جناب مرزا غلام نبی جانباز صاحب مرحوم کی بڑی سے چھوٹی صاحبزادی جو کہ جناب خالد سعید صاحب کی ہمشیرہ تھیں وفات پاگئیں اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماکر اپنے ہاں بلند درجات نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق ہو

گزشتہ ماہ حضرتِ بانیؒ کے پُرانے خادم اور مخلص جناب بھائی فیروز صاحب کی خوشدامن اور سفیر صاحب و تنویر صاحب کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون
مرحومہ بہت نیک خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق نصیب ہو۔
جامعہ میں مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب کیا گیا۔ قارئین سے بھی دُعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

بزمِ قارئین

(۱)

واجب الاحترام جناب حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

وبعد۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس وعالی سے پُر اُمّید ہوں آپ بمعہ جمیع برادران واہل مدرسہ بخیرو عافیت ہوں گے آپ کی طرف سے مرسلہ افتتاح مدرسہ ومسجد کے پروگرام کا کارڈ موصول ہُوا انتہائی خوشی ہُوئی کہ آپ نے ذرہ نوازی کی اور مجھ ناچیز کو بھی یاد کیا۔ جزاکم اللہ خیرًا بندہ کی مجبوریاں سمجھتے ہیں۔ میری دُعا ہے اللہ اس مبارک کام کو قبول فرماکر دن دوگنی رات چوگنی ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ انوارِ مدینہ کی ترسیل پر انتہائی مشکور ہوں۔ اس ماہ کا انوارِ مدینہ کا انتظار ہے ابھی تک نہیں پہنچا۔ اُمّید ہے کہ انوارِ مدینہ کی ترسیل کا تسلسل جاری رہے گا۔ حامل رسالہ جناب حضرت مولانا سُہیل احمد صاحب ہمارے قابل اعتماد ساتھی ہیں۔ محمّد بن قاسم ٹرسٹ کے عنوان سے جو کام اُنھوں نے شروع کیا ہے انتہائی مفید اور مُبارک عمل ہے ان کے ساتھ بھرپور تعاون اور سرپرستی کی درخواست ہے۔ حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب اور تمام اصحاب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ والسلام علیکم

سیف اللہ اختر

امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی (عالمی)

۱۹-۳-۱۴۲۱ھ

(۲)

محترم المقام حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہ العالی

وارا کین و خدّام جامعہ مدنیہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، اُمّید ہے مزاج عالی بخیر وعافیت ہوں گے۔

اللہ پاک آپ حضرات کی تقریب سعید بسلسلہ سنگِ بُنیاد مسجد حامدؒ جامعہ مدنیہ جدید کو قبول و منظور فرمائیں اور آخرت کا ذریعہ بنائیں

مَیں آپ کو اس مُبارک محفل کے انعقاد کے سلسلہ میں دلی طور پر مُبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس بات کا موقع فراہم کیا کہ جانشین شیخ العرب والعجم صدر جمعیۃ عُلمائے ہند امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی مدظلہ العالی اور دیگر اکابر کی زیارت وصحبت و معیت میّسر آئی اور کچھ وقت ان حضرات کی صحبت میں بیٹھنے اور کلمات طیبات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ پاک ان اکابر کے فیوض وبرکات کو قائم ودائم فرمائیں اور ہمیں مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ تقریب کے انتظامات کے سلسلے میں جو مہمانوں کو جامعہ مدنیہ قدیم سے لے کر جانے کا بندوبست اور وہاں مہمانوں کے بیٹھنے اور خدمت کا انتظام نہایت ہی منظّم اور پر وقار تھا۔

مجھے اس تقریب کے سلسلہ میں چند گزارشات کرنی ہیں اُمّید ہے آپ اس سلسلہ میں غور فرمائیں گے۔

(۱) تقریب کی کارروائی حضرت علماء کرام کی شرکت اور دیگر واقعات ماہنامہ انوارِ مدینہ میں تفصیل کے ساتھ اگر ہو جائیں تو بہت ہی مناسب رہے گا اگر ایک رسالہ میں اس کی گنجائش نہ ہو تو قسط وار ڈالیں۔

(۲) حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ کی تقریر۔ جامعہ مدنیہ کے بارے میں پیش کیے گئے اشعار اور ساتھ ہی نعت اور حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب کے بارے میں جو اشعار تھے ان کا تذکرہ انوارِ مدینہ میں مناسب رہے گا۔

(۳) حضرت اقدس مولانا سیّد اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب ماہنامہ میں پُورا شائع کر دیا جائے تو بہت نفع ہوگا۔

(۴) اکابر عُلماء کرام کی آراء اور کلمات طیبات اس مُبارک تقریب کے بارے میں

میری طرف سے یہ چند گزارشات تھیں باقی آپ حضرات جس طرح مناسب خیال فرمائیں۔ بندہ کی طرف سے حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب دامت برکاتہم کی خدمتِ اقدس سلام مسنون اور دُعاؤں کی درخواست۔

آخر میں ایک بار پھر تمام اراکین وخدّام جامعہ مدنیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

دُعاؤں کی درخواست

والسّلام

ڈاکٹر سعید احمد خان

8.1.76 محلّہ مسلم گنج حضرو ضلع اٹک

14/6/2000

بقیہ : حضرت مدنیؒ وحضرت لاہوریؒ

باحسن ما کانوا یعملون میں اسی پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس عاجز کو بھی ان اکابر کے ساتھ حشر نصیب فرمائے۔

توفنی مسلما والحقنی بالصلحین۔ آمین

(بحوالہ ہفت روزہ خدّام الدّین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۴۲ - ۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ مبارکہ حامدیہ قدوسیہ چشتیہ صابریہ منورہ

اللھم بجاہ شیخ المشائخ مرشدنا وسیدنا ومولانا الحافظ
حامد میاں قدس اللہ سرہ العزیز

اللھم بجاہ قطب العالم شیخ الاسلام سیدنا ومولانا ومرشدنا
حسین احمد المدنی قدس اللہ سرہ العزیز

اللھم بجاہ قطب الزمان سیدنا ومرشدنا ومولانا رشید احمد الگنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ مولانا الحاج الحافظ الشیخ امداد اللہ المہاجر قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا نور محمد الجھنجھانوی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا الشاہ عبد الرحیم الشہید قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا عبد الباری الامروہی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا عبد الہادی الامروہی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا عضد الدین الامروہی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا الشیخ محمد المکی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا الشاہ محمدی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا محب اللہ الالٰہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ابی سعید الگنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا نظام الدین البلخی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا جلال الدین التھانیسری قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا قطب العالم الشیخ عبد القدوس الگنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا محمد عارف الردولوی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا احمد عارف الردولوی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا احمد عبد الحق الردولوی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا جلال الدین کبیر الاولیا الپانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا شمس الدین الترک الپانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا وسید العارفین علاؤ الدین علی احمد الصابر قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا فرید الدین شکر گنج الاجودھنی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا قطب الدین بختیار الکاکی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا قطب العالم امام الزمان مرکز الطریقۃ
معین الدین حسن السجزی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا عثمان الہارونی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا الحاج السید الشریف الزندنی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا مودود الچشتی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ابی یوسف الچشتی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ابی محمد المحترم الچشتی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ابی احمد ال الچشتی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ابی اسحاق الشامی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ممشاد علو الدینوری قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا ابی ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا حذیفۃ المرعشی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا السلطان ابراہیم بن ادہم البلخی قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا عبد الواحد بن زید قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ شیخ المشائخ سیدنا الخواجہ حسن البصری قدس اللہ سرہ العزیز

وبجاہ سیدنا مدینۃ العلم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

وبجاہ سیدنا ومولانا سید المرسلین خاتم النبیین احمد
المجتبیٰ محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

بندۂ نالائق ---------- اور اس کے دینی بھائی ---------- کو اپنی محبت و معرفت رضا و استقامت و حسن خاتمہ عطا فرما

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

تسبیحاتِ ستّہ بعد نمازِ فجر و مغرب

سبحان اللہ سو مرتبہ الحمد للہ سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ اللہ اکبر سو مرتبہ اور استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ پڑھا کریں۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ کما تحب وترضیٰ عدد ما تحب وترضیٰ

پتہ ① سید محمود میاں غفرلہٗ خانقاہ حامدیہ چشتیہ نزد جامعہ مدنیہ (جدید) محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ② بیت الحمد نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور۔ پاکستان

Master Plan of Jamia Madnia (Jadeed)

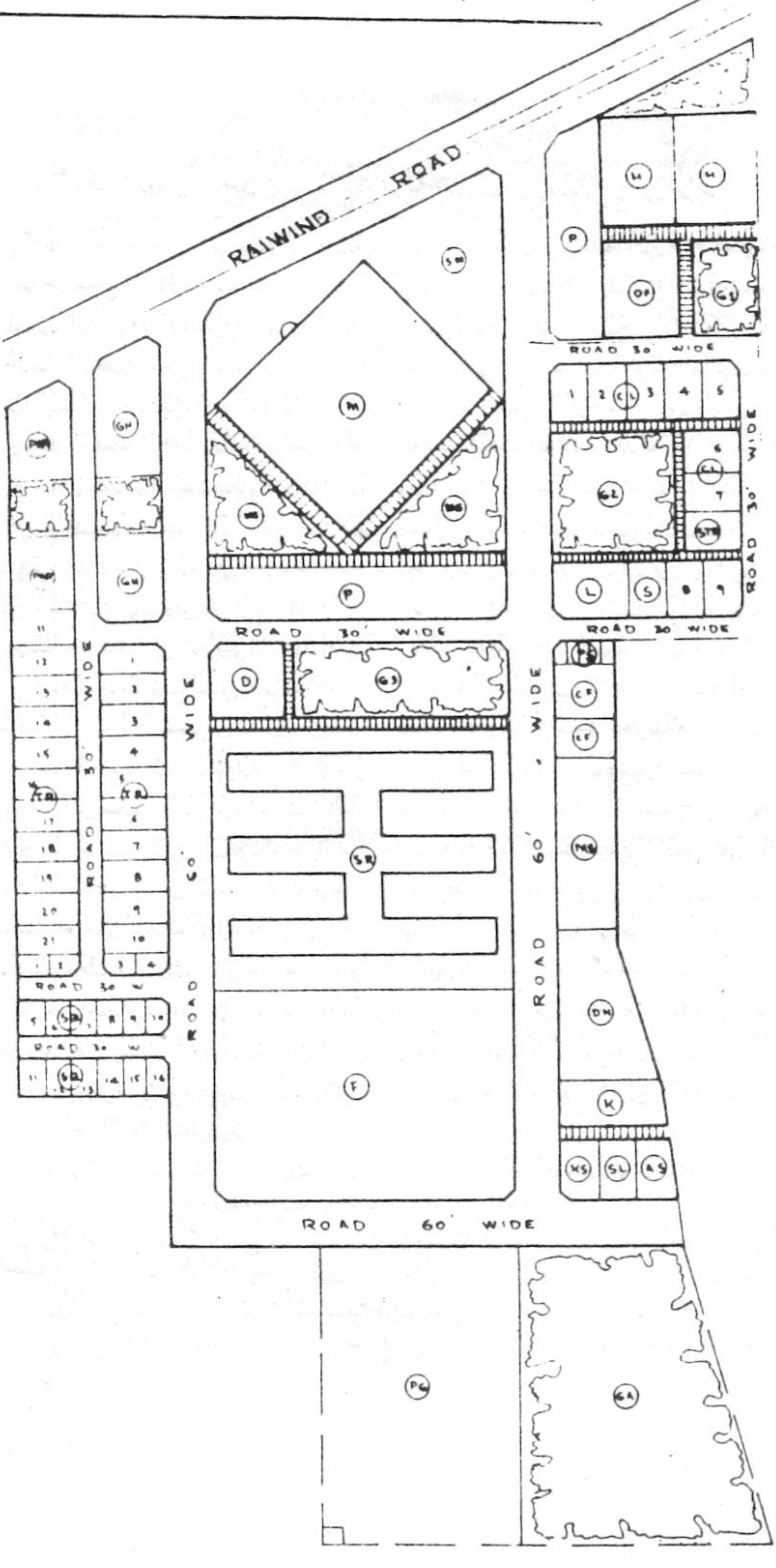

LEGEND

CODE	DESCRIPTION	NO	AREA	TOTAL AREA
(M)	JAMIAH MOSQUE	1	192' × 192'	37094 sq ft
(SR)	STUDENTS RESIDENCE	1	260' × 360'	97600 s/ft
(TR)	TEACHERS RESIDENCE	21	85' × 40' EACH	71400 s/ft
(GH)	GUEST HOUSES	2	85' × 360'	30600 "
(PAR)	PRINCIPAL & ASSISTANT RESIDENCES	2	85' × 100' EACH	17000 "
(H)	STUDENTS HALL	2	210' × 150'	31500 "
(OF)	OFFICE	1	100' × 130'	13000 "
(L)	LIBRARY	1	100' × 80'	8000 "
(CL)	CLASSES	9	75' × 50' EACH	33750 "
(STR)	STAFF ROOM	1	75' × 50'	3750 "
(G1)	GREEN AREA	1	90' × 130'	11700 "
(G2)	" "	"	130' × 170'	22100 "
(MS)	MAIN STORE	1	230' × 80'	18400 "
(DH)	DINNING HALL	1	200' × 100'	20000 "
(K)	KITCHEN	1	140' × 60'	8400 "
(KS)	KITCHEN STORE	1	80' × 50'	4000 "
(SL)	SLAUGHTER HOUSE	1	80' × 50'	4000 "
(AS)	SHEEPS & CATTLE STORE	1	80' × 55'	4400 "
(GA)	GREEN AREA & AGRICULTURE	1	400' × 280'	112000 "
(PG)	PLAY GROUND	1	400' × 270'	108000 "
(F)	FUTURE EXTENTION	1	400' × 280	112000 "
(D)	DISPENSARY	1	100' × 100'	10000 "
(SQ)	SERVENTS QUARTERS	16	50' × 33' EACH	26400 "
(P)	PARKING	2	70' × 400' 70' × 280	28000 " 19600 "
(M)	CYCLE & MOTOR CYCLE STAND	1	(300' × 230) / 2	34500 "
(MG)	MOSQUE GREEN AREA	1	200 × 200	40000 "
(PS)	POST OFFICE & SHOPS	8	15' × 30' EACH	450 "
(S)	SERVICES & TOILET	1	50' × 75'	3750 "
(G3)	GARDEN	1	100' × 290'	29000 "
(CF)	CAFETERIA	1	50' × 75'	3750 "

مسجد کا رقبہ کنال میں

کل رقبہ	(۸) آٹھ کنال

مسجد کا رقبہ مربع گزوں میں

کل رقبہ	4121.5555	مربع گز
کورڈ ایریا	1861.6666	مربع گز
اوپن ایریا	2559.8888	مربع گز

مسجد کا رقبہ مربع فٹ میں

کل رقبہ	37094	مربع فٹ
کورڈ ایریا	16755	مربع فٹ
اوپن ایریا	20339	مربع فٹ

مسجد کا رقبہ مربع میٹر میں

کل رقبہ	3450.6046	مربع میٹر
کورڈ ایریا	1558.6046	مربع میٹر
اوپن ایریا	1892.0000	مربع میٹر

صرف مسجد کے ڈھانچہ کی تکمیل کے لیے میٹریل کا تخمینہ

مقدار	اینٹ :-	دس لاکھ پچاس ہزار ۱۰۵۰۰۰۰
مقدار	سریا :-	پچاس ٹن
مقدار	سیمنٹ :-	تقریباً سات ہزار بوری
مقدار	بجری :-	چھتیس ہزار کیوبک فٹ
مقدار	ریت :-	سولہ ہزار کیوبک فٹ

نقدر قم کے علاوہ مذکورہ معیاری میٹریل فراہم کر کے بھی کارِ خیر میں حصہ لیا جاسکتا ہے۔

مسجد میں تین ہزار چھ سو پچاس نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ مسجد پر آنے والے کل اخراجات کو اگر نمازیوں کی جگہ پر تقسیم کر دیا جائے تو ایک نمازی کی جگہ یعنی فی مصلّی پانچ ہزار روپے خرچ آئے گا جس کی کل مالیت ایک کروڑ بیاسی لاکھ پچاس ہزار روپے ہوگی ۱۸۲۵۰۰۰۰ (تقریباً دو بلین روپے)۔

(MONTHLY) CPL.260
ANWAR-E-MADINA
(LAHORE)